یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

سالانہ ... ششماہی

خریداران ممالک بیرونی ..... دس شلنگ ... چھ شلنگ

عام سے .. .. چھ روپے ... تین روپیہ

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق چار روپے ... اڑھائی روپے

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہوگا۔

نمونے کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کیا جائیگا۔

شرح اُجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اُجرت بذریعہ خط و کتابت طیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جائین گی +

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیے۔ پرچہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا چاہیے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہوگا

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

جلد ۶ امرتسر ۵ صفر ۱۳۱۸ھ مطابق ۴ جون ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ نمبر ۱

وکیل

مطبوعہ ۵ صفر ۱۳۱۸ھ مطابق ۴ جون ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۱

پیرس مین چند برسون سے

اسلامی مضامین شائع کرنیکی غرض سے ایک رسالہ بنام اسلام جاری ہے۔ اسمین پچھلے دنون اسلام کے متعلق چند ایسے مضمون شائع ہوئے ہین۔ جنسے یورپین لوگون بالخصوص فرانسیسیون کے اون ارادون کی جو وہ مسلمانون کے نسبت رکھتے ہیں کافی توضیح ہوگئی ہے۔ اون مضامین سے ممالک مصر و روم میں عام پر جوشی پھیلگئی ہے۔ اور عورتون تک میں ایسا جوش بھر گیا ہے کہ وہ وہانکے اسلامی اخبارات مین سخت غضب آلود مضامین شائع کرا رہی ہیں۔ زیادہ جوش تین مضامین سے پیدا ہوا ہے۔ ان تینون مین اگرچہ فرنچ قوم کو مختلف پیرائون کے اختیار کرنیکی صلاح دیگئی ہے۔ لیکن مدعا سب کا یہی ہے کہ مسلمانون کی جو کچھ طاقت باقی رہگئی ہے۔ اوسے بھی نیست و نابود کرکے مسلمانون کو فرانسیسیون کی ترقیات و فتوحات کا آلہ بنایا جائے۔

سب سے پہلے کیمون نام ایک فرنچ ادیب نے اس سلسلہ کی بسم اللہ کی۔ وہ ایک طویل مضمون مین اسلام اور مسلمانون کی مذمت اور شریعت احمدیہ کو تمام خرابیون اور ذلت و تنہوری کا باعث بتاکر اپنی قوم کو تاکید کرتا ہے کہ وہ (بدہانش ناک) اس مخرب تہذیب مذہب کا بیخ و بن سے قلع قمع کرے۔ اور تاکہ اسکی بیخ و بن ہمیشہ کے لئے کٹ جائے۔ حضرت سرور کائنات کی قبر کو اکھاڑکر پیرس کے عجائب خانہ مین لا رکھا جائے۔ دوسرا مضمون اس سے چند دن بعد ہانوٹو سابق وزیر خارجیہ فرانس نے شائع کیا۔ اسمین وہ اسلام کی قوت کو توڑنیکی بہترین تدبیر یہہ بتاتا ہے کہ باقیماندہ آزاد اسلامی ممالک کو تونس و الجزائر کی طرح آہستہ آہستہ خلافت عثمانیہ سے منفک کرنیکی کوشش جاری رکھی جائے۔ سب سے آخری مضمون ایک فرنچ کپتان ہنریلین نے لکھا ہے۔ جو اوسنے الجزائر کے فوجی کلب میں پڑھا۔ اور رسالہ اسلام میں شائع ہوا۔ اوسکا لب لباب یہہ ہے کہ فرانس پانچ دس چیدہ علما کو مصر۔ مراکو۔ ہندوستان اور چین و ترکستان و روم سے جمع کرکے ایک مجلس اسلامی پیرس مین قائم کرے۔ اور اونکی خیالات کی اشاعت و تشہیر کے لئے عربی۔ فارسی۔ و ترکی زبانون مین ایک یا متعدد اخبار جاری کرے۔ پھر اس مجلس کے ذریعہ مسلمانان عالم کو اپنی طرف راغب کرنیکے لئے کوشش کرے۔ اور ساتھہی یہہ سعی کرتا رہے کہ مسلمان مکہ و استانہ کو فراموش کرکے اس مجلس کو اپنا دینی مرجع سمجھنے لگ جائیں۔ ایسا ہونا مشکل نہیں۔ اور اوسکے حصول پر فرانس کے تصرف میں ایسے تیس کروڑ انسان آجائینگے۔ جنکی مدد سے وہ دنیا کے نقشہ کو بدل سکیگا۔

ناظرین کو ان نہایت ہی مختصر خلاصون سے یہہ ہویدا ہوگیا ہوگا کہ یہہ تینون نیک بخت نہ صرف اسلامی تاریخ اور فیوض و برکات اور اون احسانات سے جو اسلام نے دنیا پر کئے ہیں بیخبر محض ہیں۔ بلکہ عام تاریخ سے بھی کچھہ بہرہ نہین رکھتے۔ اور کہ اونکی تحریرین بالکلانہ بکواس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتین۔ لیکن بہرنوع وہ کئی فوایدپہونچانے سے خالی نہیں رہین۔ سب سے بڑی بات یہہ ہے کہ مصریون کو جو بالعموم فرانس کی طرف مائل اور انگلستان سے کبیدہ خاطر ہے۔ دونون قوموں کے سلوک۔ ارادون اور نیتون کا فرق معلوم ہوگیا ہے۔ اور اب وہ فرانس سے کامل متنفر ہوکر انگریزی قوم کی عالی ظرفی۔ بے تعصبی اور سچی و تقریبگی بے غرض ہمدردی کے معترف ہوگئے ہیں۔ اور اونکو اوس برتاؤ کے باہم موازنہ کرنیکی طرف خیال ہوگیا ہے۔ جو ایکطرف انگلستان اور دوسری طرف فرانس وغیرہ دیگر مسیحی طاقتین اپنی مسلمان رعایا سے برتتی ہین۔ اور یہہ امر ملکہ معظمہ کی تو کروڑ مسلمان رعایا کے لئے کچھہ کم مسرت بخش نہیں کہ اونکی ایک کروڑ ہم مذہبون کی ایک سخت غلط فہمی دور ہوگئی ہے دوسرا بڑا فائدہ یہہ پہونچا ہے کہ تمام آزاد ممالک اسلامیہ کے کل زن و مرد مین ایک عام تحریک اپنے مذہب کی حفاظت و حمایت میں حتی الوسع ساعی ہونیکی پیدا ہوگئی ہے۔ اگر ایکطرف یہہ کوشش شروع ہوگئی ہے کہ خیر خواہ مذہب والون کو جو غلط فہمیان اسلام کی نسبت پیدا ہو رہی ہیں یا عمداً اونمین پھیلائی جا رہی ہیں۔ اونکو دور کرنیکے لئے قلمی جہاد کیا جائے۔ اور ممالک متمدنہ مین سے ہر ایک کی زبان مین اسلام کی خوبیان دکھانیکے لئے رسالے

اور کتابین تصنیف و شایع کیجائین - تو دوسری طرف یہ قابلیت پیدا کرنے کا خیال موجزن ہوگیا ہے کہ اگر کبھی کیمون کا مشورہ موثر ثابت ہوجائے تو فرانس اور اوسکے ہم مشربون کو ترکی بہ ترکی جواب دیا جاسکے - اس پہلے مالس کے مضمون کا عربی ترجمہ المؤید میں جب بمقام قاہرہ عورتون کی ایک مجلس میں پڑھا گیا - تو تمام حاضرین نے حلف اُٹھائی کہ وہ اپنے بچون کو سب سے پہلے جو تعلیم دینگی وہ دین کی خدمت میں نثار ہونے کی ہوگی - اور اگر یہ فرنچ خبط اسیطرح ہیجان میں رہا تو وہ خود بھی اپنی طرابلس الغرب کی بھسنوں کی طرح فوجی مشق و قواعد سیکھنا شروع کردینگی +

ریویو

سراج المنیر - ترجمہ تفسیر کبیر - سیپارہ اول - امام فخر الدین رازی کے نام سے غالباً کوئی مسلمان جسے اپنے مذہبی معاملات - اسلامی تاریخ اور اسلام لٹریچر سے کچھ بھی دلچسپی ہو ناواقف نہیں ہوگا - اسیطرح انکی تفسیر قران کریم کی شہرت لوح زمانہ پر ایسی پختگی سے ثبت ہوچکی ہے جسے قیامت تک کوئی چیز نہیں مٹا سکیگی - علاوہ دیگر علوم و فنون خاصکر علم کلام و معقولات اور علم الدلایل مین جو دستگاہ اس فخر اسلام کو حاصل تہی - ویسی غالباً ابتک کسی اور شخص کو حاصل نہیں ہوئی - ان علوم مین وہ بلا مبالغہ امام وقت تہے - اور اس قابلیت سے اپنی تفسیر مین جس عمدگی سے اُنہون نے کام لیا ہے وہ اُنہی کا حق تہا - مگر افسوس اکثر ہندوستانی مسلمان باوجود شوق کئی بواعث سے اس بے نظیر کتاب سے استفادہ نہین کرسکتے تہے - جنمین سب سے بڑا سبب یہہ ہے کہ ملک میں عربی جاننے والون کی دن بدن کمی ہوتی چلی جارہی ہے - اس نقص کو ہٹانیکا بیڑہ شیخ عبد الرحمن صاحب مالک مطبع شمس الاسلام امرتسر نے اُٹھایا ہے - اور صرف کثیر کا متحمل ہوکر اس نادر الوجود کتاب کا ترجمہ اردو مین شایع کرنیکا انتظام کیا ہے - مترجم مولوی خلیل احمد صاحب اسرائیلی پروفیسر محمڈن کالج علیگڈہ ایسے مسلم عالم متبحر ہیں - ترجمہ کی پہلی جلد شائع ہوچکی ہے - جسمین سیپارہ اول کی تفسیر ہے - شروع مین امام صاحب کی مختصر سوانح عمری بھی دیدی گئی ہے - یہ جلد بڑی تقطیع کے ۵۳۶ صفحون پر ختم ہوئی ہے - کاغذ چھپائی اور خط بھی عمدہ ہے - قیمت للعہ رہے - جو دماغی محنت اور مالی صرف کے لحاظ سے ہرگز زیادہ نہین - ایسی کتاب پر ریویو کرنے کی کوشش چھوٹا مونہہ بڑی بات ہے - ریویو کنندہ کا منصب ایسی تصانیف کے متعلق صرف اطلاع دہندہ کا رہجاتا ہے - البتہ ترجمہ کے حسن و قبح کے متعلق وہ رائے دینے کا حق رکھتا ہے - لیکن اس کتاب کی نسبت مولوی صاحب موصوف کا نام نامی اس محنت سے بھی سبکدوش کئی دیتا ہے - کتاب کے لئے شیخ عبد الرحمن صاحب کے پاس درخواست کیجائے +

محاربہ ٹرانسوال مین سچی شرافت کا نمونہ

دوست نوازی اور کامل دور اندیشی کا جیسا بہترین نمونہ عثمانیہ قوم اور اونکے محبوب خلائق فرمانروا نے دکھایا ہے اوسکی نظیر خود اس شائستہ خصال اور نیک نہاد قوم کی گذشتہ تاریخ مین بھی شاید ہی کوئی ملسکیگی - انگلستان کے بعض کوتاہ اندیش مدبرون کیطرف سے پچہلے چند عشرون مین ٹرکی کو جو پے در پے صدمات اذکی مذہبی تعصب پولٹیکل و ذاتی اغراض یا خود ترکون کے ساتھ جاہلانہ ہمدردی رکہنیکی وجہ سے پہونچے ہیں - وہ دنیا سے مخفی نہین - اور انہی پر خیال کرکے اکثر مدبرین کی رائے ہوگئی تہی کہ ترکی حکومت ان کا عوض لینیکے لئے اس محاربہ ٹرانسوال کے مخمصہ کے موقعہ پر ضرور انگلستان کے رقیبون اور حاسدون کے ساتھہ شامل ہوجائیگی لیکن یہ کل صدمات اون احسانون کو فراموش نکرسکے - جو مخالف پالیسی کے اختیار کئی جانیسے پیشتر انگریزی قوم اور اوسکی حکومت سلطنت عثمانیہ پر کرچکی ہے - اور یہی سچی شرافت کا تقاضا ہے کہ دوست کی مہربانیون کو یاد رکھا جائے - نکہ اوسکی سختیون کو - یورپین پالیسی اور حکمت عملی کے نزدیک یہہ اگر کیسا ہی مذموم ہو - شرافت اسکی کبھی اجازت نہین دیسکتی کہ کسی دشمن کی شکلات سے بھی ناجایز فائدہ اُٹھایا جائے - چہ جائیکہ کسی ایسے شخص کو ایسے موقعہ پر نقصان پہونچانیکا خیال کیا جائے - جو کسی وقت دوست رہچکا ہو - سلطان المعظم نے اس محاربہ کے دوران میں انہی ملحوظات کو مدنظر نہیں رکھا - بلکہ ساتھہ ہی عاقبت اندیشی کے پہلو کو بھی ہاتھ سے نہین دیا - اپنے طریق عمل سے جلالت مآب نے اپنے قومی خصایص کو نہایت عمدہ صورت مین ظاہر کرنیکے ساتھہ ہی اپنے تدبر کا بھی قاطع ثبوت دیدیا ہے - انگریزی قبضۂ مصر اکثر اہالی یورپ کو بھی نہیں خود اکثر ترکون کو بھی سخت ناگوار ہے - اور اسمین کوئی کلام نہین - کہ انگلستان اور ٹرکی کے تعلقات مین اسی قبضہ سے بہت کچھہ بگاڑ پیدا ہوا تھا اس موقعہ پر سلطان المعظم تخلیہ مصر کا مسئلہ چھیڑ دینے سے انگلستان کو بیشک سخت شکلات مزید پیدا کردینے کا عذر نہ ہوتے - بلکہ اپنی قوم کے حصہ کثیر اور اکثر حاسدین انگلستان کو بھی بے حد ممنون بنا سکتے تہے - لیکن اگر وہ ایسا کردیتے تو ساتھہ ہی اسمین بھی کوئی شبہ نہ تہا کہ حقیقی مدبرین کی رائے مین جلالت مآب کی وقعت بحیثیت دور اندیش و عاقبت بین فرمانروا کے بہت کچھہ کم ہوجاتی - کیونکہ گو وہ انگلستان کو مصر کے چھوڑ دینے پر مجبور کرتے ہیں بآسانی یا بلا دقت کامیاب ہوجاتے - لیکن اس سے مصر کسی طرح ٹرکی کو واپس نہ ملتا - سلطان المعظم کو ایک ایسی سلطنت کے اقتدار کو جو کسی وقت رفیق ہمیم رہچکی ہے اور اپنے اغراض و تعلقات سے مجبور ہوکر ضرور پھر ویسی ہی رفیق بینگی کم کرنیکا صرف یہ معاوضہ ملتا کہ اوسکی بجائے مصر پر سات آٹھہ زبردست حکومتون کی نگرانی و حمایت قایم ہوجاتی - اس بدیہی نقصان کے علاوہ ٹرکی کو دوسرا عظیم نقصان بالواسطہ طور پر یہ پہنچتا کہ ٹرکی کے قدیم و جدید دشمنون کو انگلستان کی کمزوری سے ٹرکی کو نقصان پہونچانیکی نسبتاً بہت زیادہ قدرت حاصل ہوجاتی - سلطان المعظم یہہ بخوبی جانتے ہین کہ انگلستان اور ٹرکی کے تعلقات خواہ کیسے ہون - اونمین سے کسی ایک کا کمزور ہوجانا اونکی مشترک اعدا روس و فرانس کے لئے باعث تقویت ہونیکی وجہ سے لازمی طور پر دوسرے کے لئے سخت نقصان رسان ہے - جرمنی و امریکہ بھی تجارتی رقابت سے تجاوز کرکے تعرضات بعیدہ کے حصول کے درپے ہوگئے ہیں - لیکن وہ ابھی اس منزل پر نہین پہونچے کہ انگلستان کے لئے باعث خطر ہوسکین - برعکس ازین روس جسطرح یورپ و ایشیا، بین اور فرانس نیز افریقہ مین ٹرکی کے لئے خطرناک دشمن ہے - اوسیطرح یہ دونون انگلستان کے لئے ہین - پس تنجلہ مصر کا مسئلہ چھیڑنے سے سلطان المعظم کو نقصان در نقصان کے سوا کچھہ حاصل نہ ہوتا - عوام الناس عموماً جیسے جوشیلے ہوتے ہیں - ویسی ہی اسرار و نکات پالیٹکس کے سمجھنے کے ناقابل - یہی وجہ ہے کہ واقعی دانشور فرمانروا اونکے جوش و خروش اور خواہشون کی پروانہ کرکے جادہ مستقیم سے انحراف نہیں کرتے اور نہ اوس سے متاثر ہوکر اپنی رائے کو قربان ہونے دیتے ہین جسکی دوسری مثال قیصر جرمنی موجود ہے - +

جلالت مآب نے صرف اجتنابی پہلو پر ہی اکتفا نہین کیا - بلکہ جہانتک نیوٹرل رہنے کی صورت مین قانون بین الاقوام اجازت دیتا ہے - ہمدردی کے عملی اظہار سے بھی دریغ نہیں فرمایا - کل اجنبی اقوام مین سے اول جس قوم نے انگلستان سے ہمدردی کا اظہار کیا - وہ ترکی قوم ہی تہی - اور سب سے اول جس فرمانروا نے محاربہ کے ابتدائی دور کی ہزیمتون پر اظہار تاسف اور فتوحات مابعد پر دلی مسرت ظاہر کی وہ سلطان عبد الحمید خان ثانی الغازی خلیفۃ المسلمین تہا - فرانس نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح مصری مسئلہ چھیڑ دے - مگر ناکام رہا - پھر کوشش کیگئی کہ انگلستان نے جو چھ مصری توپیں جنوبی افریقہ بھیجدی ہیں - انکی واپسی پر سلطان المعظم بحیثیت شاہنشاہ مصر زور دین - یہ کوشش بھی بے سود رہی - اسکے برعکس حضور ممدوح نے انگلستان کو ممالک محروسہ سے ہر قسم کے جانور خریدنے کی عام اجازت دیدی - اور اپریل مین جیب خاص سے آٹھہ ہزار روپیہ عطا فرمایا کہ اسکے سگرٹ شغول کار زار انگریزی فوج کو جو محاربہ کریمیا مین ترک شجاعون کے دوش بدوش ترکی اغراض کی حفاظت کے لئے معرکہ آرا رہچکی ہے بھیجے جائین - یہہ عملی اظہار مخالفین انگلستان کو ٹرکی کے بہکانیکی فضول کوششون سے باز رکہنے اور انگلستان پر واضح کرنیکے لئے کہ اُسکا حقیقی دوست دنیا بھر مین کون ہے نہایت ضروری تہا - اور خوشی کا مقام ہے کہ جلالت مآب نے اس ضرورت کو نظر انداز نہیں فرمایا - مسلمانان عالم کے لئے اس سے بڑھکر فخر و مسرت کا کیا موجب ہوسکتا ہے کہ اگر اونکا دینی مقتدا اور نائب رسول ایسا شریف الطبع - عالی حوصلہ - فرزانہ بعیدیل اور مدبر بیمثال ہے - تو ویسے ہی اونکی نوکر و رعیت مذہبون کی جماعت کثیر کا دینوی بادشاہ نیک نہاد - رحمدل اور رعیت پروری مین نظیر نہین رکھتا - اور کہ خداوند کریم کی عنایت و کرم سے ان دونون مین ایسا مستحکم روحانی و قلبی تعلق ہے - جسے کوئی صدمہ منقطع نہین کرسکتا - اور اس اتحاد و ارتباط کے زیر سایہ مسلمان اخلاقی و علمی و روحانی اور دنیاوی ترقی جسقدر چاہین کرسکتے ہین +

علاقہ شام کے دروز قبیلہ کے نام سے

اکثر اخبارین اور تاریخدان اسوقت تک بخوبی آشنا ہوگئے ہونگے - اس نیک بخت فرقہ کے متعلق گذشتہ چند ہفتون مین پھر متعدد خبرین دو تین برسون کی خاموشی کے بعد موصول ہوئی ہیں - انمین سے بعض تشویش بخش اور ایک اسکے برعکس مسرت آمیز کہتی ہے - آخر الذکر کا خلاصہ یہہ ہے کہ پچھلی بغاوت کے خاتمہ پر جو دروزی سردار نظر بند کئے گئے تھے - اونمیں سے چند کو سلطان المعظم نے خطا معاف کردی ہے اور وہ دمشق کے قلعہ سے اپنے وطن کو واپس بھیجدئے گئے ہیں - اسکا اثر دروزیون پر بہت اچھا پڑا ہے - وہ دولت علیہ کی متابعت میں راسخ القدم ہوگئے ہین - اور احکامات سلطانی کی تعمیل پر سچے دل سے عازم اس خبر کی جہانتک معافی کا تعلق ہے بخوبی تصدیق ہوگئی ہے - لیکن دروزیون کے طریق عمل کے متعلق باقی خبرین اسکے عین برعکس ہیں - ایک خبر ہے کہ جو سردار طرابلس الغرب کو جلاوطن کئے گئے تھے - اونمیں سے تین چار بھاگ گئے - مگر بیروت کے قریب جبکہ وہ ساحل پر اترنے ہی والے تھے اونکی کشتی کو ایک سلطانی جہاز نے گرفتار کرلیا - دوسری خبر ہے کہ پنجم اردو مقیم دمشق سے پیدلون - سوارون اور توپچیون کا ایک جرار لشکر جبل حوران کو بھیجا گیا ہے - اور ساتھ ہی سالونیکا کے جیش سے چند پلٹنون کو شام جانیکا حکم دیا گیا ہے - اسکے سبب مختلف مشہور ہیں - بعض کا بیان ہے کہ دروزی پھر باغی ہوگئے ہیں - سلطنت عثمانیہ میں بھیڑون بکریون پر فی شاخ تخمیناً ۴ر کے حساب سے سالانہ ٹیکس وصول ہوتا ہے - اس ٹیکس کی وصولی اور مال شماری کے لئے ایک افسر اور بیس سپاہیون کا اسکورٹ دیکر چند ملکی مامورین علاقہ مذکور مین بھیجے گئے تھے - جو اگرچہ میعاد مقررہ گذر گئی ہے - ابھی تک واپس نہین آئے - اور حکام کو اندیشہ ہے کہ وہ قتل کردئے گئے ہیں - دوسری روایت ہے کہ دروزیون کا خبط پھر مشتعل ہوگیا ہے - اور انہون نے فساد کی نیت سے ضلع باسمہ کے صدر مقام بصیرۃ الحریر کی نہر کو کاٹ دیا ہے - تیسری روایت جسے ضعیف سمجھا گیا ہے - یہ ہے کہ متذکرہ صدر فوج باشندگان حوران کو فوجی تعلیم و ترتیب دلانیکی غرض سے گئی ہے - یہہ سب روائتین سماعی ہیں - جنکی سرکاری طور پر تاحال تصدیق نہین کیگئی - بہرحال یہ یقینی امر ہے کہ اگر فی الواقع دروز پھر فساد ہوگئی ہوں تو وہ اسدفعہ پہلی بغاوتون کیطرح شروع عشروع مین کوئی بڑا نقصان نہین پہونچا سکینگے - فوجی انتظام اور جنگی مستعدی نے اونکے لئے ایسا کرنا ناممکن بنا دیا ہے - اس موقعہ پر اس شورہ پشت قبیلہ کے عجیب و غریب اعتقادات اور حالات کو بالاختصار درج کردینا ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہوگا جنمین سے شاید ہی کسیکو اونکا علم ہو - +

یہ لوگ صوبہ دمشق کے کوہستانی علاقون لبنان اور حوران مین آباد ہیں - اونکا مورث اعلے محمد درزی گذرا ہے - مصر کے فاطمی خلیفہ الحاکم بامرہ نے جو پانچوین صدی ہجری میں گذرا ہے - اسمعیلی مذہب پر اپنی الوہیت کا دعوے کر ایزاد کیا - اور لاکھون نے اوسے تسلیم کرلیا - محمد درزی بھی انمین شامل تھا - مگر جب صلاح الدین کے ہاتھ سے فاطمی خلافت کا خاتمہ ہوجانے پر ان لوگون کا مصر میں رہنا محال ہوگیا - تو وہ شام کے کوہستانی علاقون کو بھاگ گئے - اور ابتک وہان آباد ہین - بظاہر مسلمانون کی صورت مین رہتے ہیں - لیکن در باطن انبیاء سے منکر اور مسلمانون اور دیگر اہل الکتاب کے جانی دشمن ہین - اونکا اصلی مذہب حاکم بامرہ کی الوہیت کا اقرار اور اوسکی عبادت ہے - اونکا بیان ہے کہ کل مذاہب منسوخ ہوچکے ہین - اونکے ہان بھی فرض - سنت - واجب اور مستحب ہین - مگر اسلامی شریعت سے بالکل مختلف - وہ قرآن کریم کو پڑھتے ہیں - لیکن تاویل ایسی کرتے ہیں - جو عقل و شریعت اور حقیقت کے ہی مخالف نہین بلکہ انسان کے وہم و گمان میں بھی اوسکا خیال نہین آسکتا - اونکا اعتقاد ہے کہ اون میں سے جو مرجائے - اوسکی روح متوفی کی وفات پر نئے مولود مین منتقل ہوجاتی ہے - اور کہ ان کے اولیاء کی روحین چین کیطرف جاکر وہان نئی قالب مین ظاہر ہوتی ہیں - اپنے اولیا کو وہ عقال پکارتے ہین - اونکے زعم میں اونکے بیشمار ولی جبل چین سے پے در پے جمع ہوچکے ہیں - اونکا قول ہے کہ اس انسانی عالم سے پہلے بیشمار عالم ہوچکے ہین - انمیں سے ایک دور جنات کا تھا - حاکم بامرہ سے پہلے اونکے اعتقاد کے مطابق ستر دور گذرے - ہر دور کی میعاد ۴۹ لاکھ برس بتاتے ہیں - ابتداء خلق سے حاکم بامرہ کے وقت تک اونکے حساب کے مطابق تین سو تر تالیس (۳۴۳) ملین - (ملین = دس لاکھ) برس گذرے - اس دور حاکمی کو وہ آخری یعنے قیامت کا دور بتاتے ہین - اور ہر وقت چین کیطرف سے یاجوج ماجوج کے خروج کے منتظر رہتے ہیں - انکا وہ بڑا احترام کرتے ہیں - اونکو بزرگون کی قوم سمجھتے ہیں - اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ اونکا ۲۵ لاکھ آدمیون کا لشکر مکہ معظمہ پہونچیگا - اسکے پہونچنے سے دوسرے دن بیت اللہ کے رکن یمانی سے اونپر حاکم بامرہ ظاہر ہوگا - اوسکے حکم سے کعبہ توڑدیا جائیگا - اور اوسوقت سے تمام دنیا پر دروزون کی حکومت ہوجائیگی - وہ اسیطرح کے اور کئی عجیب و غریب اعتقادات و تصورات مین مبتلا ہین - اور بسا اوقات اونکی بغاوتون کا باعث اونکی یہی معتقدات ہوتے رہے ہیں - سلطان المعظم اونکے اخلاق کی درستی مین برسون سے ساعی ہیں - جابجا اونکی تلقین و ترتیب کے لئے نیکوکار علما اور صالحین مقرر کئے جاتے رہے ہین - اور اونکو فوج مین بھرتی کرنیکی بھی مسلسل کوشش جاری ہے - تاکہ صحیح العقیدہ مسلمانون کی شب و روز کی صحبت و ہمجلیسی سے اونکے خیالات فاسدہ درست ہوجائین - لیکن ۱۸۹۵ء تک یہ کوششین بہت کم کارگر ہوئین - یہ توہمات صدیون کی سینہ بہ سینہ تعلیم سے اونکے دلون میں ایسی پختگی سے قائم ہوچکے ہیں کہ حکومت کا خوف - صلحاء کے وعظ و نصیحت اور مسلمانون کی صحبت کچھہ اثر نہیں کرسکی - اور سن مذکور تک (اور اگر متذکرہ بالا خبرین درست ہیں تو ابتک) اونکا یہی شعار رہا ہے کہ موقعہ ملنے پر واعظین و مدرسین کو قتل اور مدرسون کو منہدم کردیتے رہے ہیں -

اونکی تعداد ساٹھ ہزار کے قریب ہے - اس قلیل و حقیر جماعت کا صدیون سے ایک عظیم الشان سلطنت کے مقابلہ پر قایم رہنا ہرگز تعجب خیز نہیں - آفریدی قبایل کی مردم شماری اس سے زیادہ نہین - مگر وہ بھی آجتک کسی سلطنت کے تابع یا بالفاظ دیگر کبھی اپنی آزادی اور قومی خصایص سے دست بردار نہین ہوئے - ان ساٹھ ہزار مین سے نصف جبل لبنان میں اور باقی جبل حوران میں آباد ہیں - لبنانی دروز کبھی علانیہ باغی نہیں ہوئے - لیکن اپنے ابنائے قوم کو درپردہ مدد دینے سے دریغ نہیں کرتے - حورانی دروز صرف سلطان عبدالحمید کے عہد مین پانچ مرتبہ یعنے ۱۲۹۵ھ - ۱۲۹۷ھ - ۱۳۰۹ھ - ۱۳۱۱ھ - و ۱۳۱۲ھ میں بغاوت کرچکے ہیں - تیسری بغاوت کے سوا جو بصلح و آشتی فرو ہوگئی - باقی ہر ایک مین سلطنت کو قیام امن کے لئے مالی و جانی نقصان کثیر برداشت کرنا پڑا - +

مشیر جواد پاشا کمانڈر افواج دمشق نے متذکرہ صدر فوج کو بایں الفاظ مخاطب کیا - "مین خلیفہ افخم اور اپنے آقائے اعظم کے منشاء سے تمکو حکم دیتا ہون کہ عاصیوں کی شورہ پشتی اور کجروی کی اصلاح مین پوری پوری ہمت و کوشش سے کام لو - اگر کسی شہر کے باشندے برسر مقابلہ ہون تو اوس شہر کو جلا کر خاک سیاہ کردو - اور جو تمہارے مقابلہ پر لڑینگے اونکو عصیان و سرکشی کی سزا مین اونکو سخت سے سخت عذاب مین مبتلا کردو - یقین ہے کہ اس خطاب سے ہی دروزون کو ہوش آگیا ہوگا - وہ مارشل جواد پاشا کے آہنین پنجہ کی سختی اور سپاہگری - اور عزم بالجزم سے بیخبر نہین - اور گو اونکی حماقت و جمعیت جاہلانہ میں کوئی شبہ نہین لیکن پھر بھی یہ فطری خاصہ ہے کہ انسان یقینی موت کے مونہہ مین جانیسے ہمیشہ مجتنب رہتا ہے +

محاربہ ٹرانسوال

کو اب ایک طرحسے بالکل ختم سمجھنا چاہئے - بوئرون کی باقاعدہ مزاحمت کا خاتمہ ہوگیا ہے - جوہانسبرگ پر ۳۱ مئی سے انگریزی پرچم لہرا رہا ہے اور بالغلب قیاس اخبار کی تاریخ اشاعت تک پریٹوریا پر بھی لہرانے لگ گیا ہوگا - لارڈ رابرٹس کی سریع پیشقدمی کو بوئر راستہ مین کہین نہ روک سکے - نہ دریاؤن اور کلپ اوسمین ایکلحظہ کے لئے کچھہ وقفہ ڈال سکے - اس بینظیر کامیابی کا راز لارڈ رابرٹس کے ایک پیغام کا چھوٹا سا فقرہ بتا رہا ہے - وہ لکھتے ہیں "بوئرون کو توقع تھی کہ ہم کل پہونچینگے" وہ اس موقعہ پر نہین بلکہ ہر جگہ بوئرون کی توقع سے پہلے اونکے سر پر جا پہونچتے ہیں - جسپر اونکو اپنی ناتمام مورچون کو چھوڑ کر سراسیمہ بھاگ جانیکے سوا کوئی چارہ نہیں رہجاتا - دوسری بڑی وجہ لارڈ رابرٹس کی فوج کی بے اندازہ عددی فوقیت ہے - اگر بوئر کہیں مقابلہ کے لئے جمع ہو بھی رہتے تو اس سے پیشقدمی مین کچھہ ہرج واقع نہین ہوسکتا - لارڈ ممدوح محافظین سے رگدگنی فوج اونکے مقابلہ پر چھوڑ دینے کے بعد بھی معقول فوج ساتھ لیکر آگے بڑھ جاتے - مسٹر کروگر کی نسبت مختلف افواہین مشہور ہیں - بعض کا خیال ہے کہ وہ لیڈن برگ کے کوہستانی علاقہ کو پری ٹوریا سے بجانب شمال مشرق اور بخیال بعض ترنگانی بندر لورنزو مارکو کی طرف یورپ یا امریکہ کو بھاگ جانیکے لئے چلا گیا ہے - قبضہ جوہانسبرگ کے بعد بھی

لارڈ رابرٹس کے مختلف دستون کی بوئیرون کی متفرق جماعتون سے لڑائی ہوئی ہے۔ جس سے اس قیاس کو تقویت ملگئی ہے۔ کہ بوئیرون کی باقاعدہ مدافعت کا اگرچہ خاتمہ ہوگیا ہے۔ لیکن اونکا معقول حصہ بآسانی مطیع نہیں ہوگا۔ اور قیام امن مین رخنہ ڈالتی رہنے کی حتی الوسع کوشش کرتا رہیگا۔ سولنے کی کانون کو جنرل بوتھا نے نہ اڑانے دیا۔ فری سٹیٹ کو باقاعدہ ملحق کرلیا گیا ہے۔ اور اوسکا نام اورنج ریور کولونی رکھا گیا ہے۔ ٹرانسوال کے الحاق کا اعلان بھی عنقریب ہوا چاہتا ہے۔ لارڈ سالسبری نے ایک تقریر مین اس اتہام کی تردید کی ہے۔ کہ اونہون نے وعدہ کیا تھا کہ کوئی علاقہ ملحق نہین کیا جائیگا۔

محاربہ ٹرانسوال کے جلد ختم ہونیکی توقع کم از کم انگریزی گورنمنٹ کو شروع مئی میں ہی ضرور ہوگئی ہوگی۔ ورنہ لارڈ سالسبری سابقہ تقریرون کے برخلاف جس سے محاربہ کے دوران مین کینٹ ۹ مئی والی تقریر میں نمایان بشاشت اور اپنی طبعی بذلہ سنجی سے کام نہ لیتے۔ پہلی تقریرون مین ان دونون باتون کا فقدان ملک کو اچنبھا معلوم ہوتا رہا تھا اور اس سے مخالف پارٹی کے لیڈرون کو اعتراضون کی بہار کا خوب موقعہ ملتا رہا تھا۔ مگر لارڈ ممدوح کو اوسوقت متفکر تفکرات تھے کہ اونکو فصاحت و بلاغت اور لفاظی سے کام لینے کی نہ فرصت اور نہ گرم جوشی اور زندہ دلی دکھانیکا وہ محل تھا۔ نواب ممدوح کی طبیعت کے پھر اپنی اصلی حالت پر عود کر آنیسے سمجھنے والے اوسیوقت سمجھ گئے تھے۔ کہ اب مخمصہ ٹرانسوال چند دنون میں ہی سلجھ جائیگا۔ اس لحاظ سے یہہ تقریر گو نہایت اطمینان بخش تھی۔ اوس کا انداز بھی کسیطرح مایوسی پیدا کرنیوالا نہ تھا۔ بلکہ جوش مردانگی اور حمیت قومی کو پوری پوری تحریک کرنے والا تھا۔ لیکن پھر بھی اوسکی چند فقرات سے صاف مترشح ہورہا تھا۔ کہ نواب موصوف کو دنیا کے امن کے زیادہ عرصہ قائم رہنے کا چندان پختہ یقین نہین تعلقات خارجیہ کی صورت جیسی بظاہر بخطر دکھائی دیتی ہے۔ ویسی فی الحقیقت نہیں۔ اور اغلب نہیں۔ عنقریب ہی انگلستان کا ایک ایسی محاربہ مین مبتلا ہوجانا بعید از امکان نہیں جسکے سامنے محاربہ ٹرانسوال کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہوگی۔ اسی طرح کا خطرہ لارڈ روزبری نے چند مہینے ہوئے جب ظاہر کیا تھا۔ تو اکثر نے اوسے جوش فصاحت و بلاغت پر محمول کرکے چندان وقیع نہین سمجھا تھا۔ لیکن اوس سے بعد بقول ایک انگریز نامہ نگار کے یہ بمنزلہ حق الیقین معلوم ہوچکا ہے کہ ٹرکی۔ اٹلی۔ اور کچھ حصہ یونان کے سوا انگریزی قوم اور انگلستان کو باقی تمام ممالک مین بغض و حسد کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے۔ اس نامہ نگار کو یہ ضرور ایزاد کردینا چاہیئے تھا کہ ان تمام ممالک مین سے اکثر کے فرمانروا اس عام تعریف سے مستثنیٰ ہیں۔ زار روس۔ قیصر جرمن۔ شہنشاہ جاپان۔ شاہ سویڈن و ناروے۔ پریسیڈنٹ امریکہ شروع محاربہ سے انگلستان کے طرفدار یا قطعاً الگ تھلگ رہے ہیں۔ خیر یہ تو ضمنی بحث تھی۔ نواب سالسبری کی تقریر سے یہ بحث درپیش ہوگئی ہے کہ انگلستان کا کس سلطنت کے ساتھ جنگ ہونیکا احتمال ہے۔ ایک مدبر نے ظاہر کیا ہے کہ یہہ سلطنت فرانس ہے۔ وجہ یہہ لکھتا ہے کہ جنگ کا ہونا نہونا بادشاہون کی مرضی کے بجائے اب زیادہ تر اقوام کے جذبات پر منحصر ہوتا جاتا ہے اور فرانس میں یہ خیال دن بدن زیادہ تقویت پکڑ رہا ہے کہ انگلستان سے لڑائی اٹل ہے۔ ایک جرمن مدبر لکھتا ہے کہ انگلستان اور جرمن مین لڑائی ہونیکی توقع رکھنا محض حماقت ہے۔ مگر اوسکی دلایل اور انداز سخن سے اسکے عین برعکس مفہوم ظاہر ہورہا ہے۔ لارڈ سالسبری کے خیالات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔ "تم اپنے ارد گرد چارون طرف نظر اٹھاکر دیکھو تو تمہین معلوم ہوجائیگا کہ خطرہ و تخویف کے اسباب و عناصر آہستہ آہستہ جمع ہوتے چلے جارہے ہیں۔ ان الفاظ سے میری یہ مراد نہیں کہ گورنمنٹ کو اسوقت کسی خطرہ کا کچھ علم ہو۔ ایسا خیال ہرگز نکرنا چاہیئے۔ معاملات کی صورت حال اور دیگر گورنمنٹون کا انداز نہایت امن پسندانہ ہے۔ مین تمام گورنمنٹون کی عالی ظرفانہ ہدایت اور خاموشی کی تعریف کرنیسے قاصر ہون۔ گو اونمین سے چند کی رعایا کا کچھ حصہ انگلستان کے برخلاف بہت شور و غل برپا کرتا رہا ہے۔ لیکن وہ انصاف و دیانت کے راستہ سے منحرف نہیں ہوئیں۔ تاہم اس سے یہہ نتیجہ نہین نکلتا کہ ہم کو کسی احتیاط کی ضرورت نہین۔ گورنمنٹون کی مثال سایہ و دھوپ کی سی ہے۔ آج قائم ہیں اور کل اونکی جگہہ دوسرا فریق حکمران ہے۔ اسیطرح ممکن ہے کہ اجنبی اقوام کے موجودہ مخالفانہ خیالات محض عارضی ہون۔ لیکن دوسری اقوام کی ہمدردی پر تکیہ کئے رہنا دانائی کا فعل نہیں ہوسکتا۔ ہم اونکی ہمدردی کے مشکور ہیں۔ لیکن سلامتی صرف اپنی ہی طاقت اور استحکام میں ہے۔ دنیا کے ہر حصہ مین فوجی سامان اور وسایل کو بڑی ترقی دیجارہی ہے۔ فوجون کی تعداد بڑھگئی ہے۔ بحری بیڑے قائم کئے گئے ہیں۔ ریل اور تار اور تمام دیگر علمی وسایل جنسے جنگ کے وقت کام لیا جاسکتا ہے پہلی کی نسبت زیادہ مکمل اور موثر ہوگئی ہیں۔ اور ممکن ہے کہ ان تمام وسایل اور طاقتون کو تعلقات باہمی کے بحر مواج کی کوئی ناگہان لہر مجتمع کرکے ہمارے سواحل پر لاڈالے؟" اسکے بعد نواب ممدوح نے تیاری کی نسبت فرمایا کہ قوم کو رائفلی مشق کے لئے جابجا کلب بنانے چاہئین۔ اس علاج کو تمام اہل الرای خطرہ کے مقابل کافی نہین سمجھتے۔ اونکے خیال مین محض رائفلی مشق کافی نہیں۔ بلکہ قوم کا حصہ کثیر کو والنٹیر یا ملیشیا فوج میں لیکر کامل فوجی تعلیم و ترتیب دلانا ضروری ہے۔

یہہ تقریر نواب ممدوح نے انجمن پریمروز لیگ کے سالانہ جلسہ مین کی تھی۔ یہ انجمن ۱۸۸۳ء مین لارڈ بیکنسفیلڈ کی وفات کی پہلی سالگرہ کو اونکی پالیسی کی تائید اور لبرل پارٹی کی تنگ خیالی کے مقابلہ میں کنسرویٹو فریق نے قایم کی تھی۔ پریمروز نسبتی گلاب کو کہتے ہیں۔ وہ لارڈ بیکنسفیلڈ کو بہت مرغوب تھا۔ عورتین بھی اسکی ممبر ہیں۔ ممبرون کی کل تعداد ۱۵ لاکھ سے متجاوز ہے۔ نواب سالسبری نے تقریر کے شروع میں اس امر پر بھی مسرت ظاہر کی کہ امپیریل پالیسی کے متعلق لبرل پارٹی کی تنگ خیالی مسٹر گلیڈسٹون کے ساتھہ ہی ایسی مفقود ہوگئی۔ کہ اب پکا لبرل لارڈ روزبری بھی توسیع سلطنت کا مستحکم حامی ہے۔ اسکے ساتھہ ہی نواب موصوف نے لبرل پارٹی کی نیم مردہ حالت موجودہ پر افسوس بھی ظاہر کیا۔ جسکا باعث فقط مسٹر گلیڈسٹون ہی ہوا۔

چین کی طرف حالت یکبارگی پھر سخت مخدوش ہوگئی ہے۔ جس سے دول کے تعلقات مین پیچیدگی پیدا ہوجانا بعید از قیاس نہیں۔ اٹالین سے اس ہفتہ ایک خبر آئی ہے۔ اور وہ بھی اچھی نہیں +

غازی مختار پاشا کی نسبت

پاؤنیر کا مصری نامہ نگار ۱۱ مئی کی چٹھی مین ایک مختصر سی خبر تحریر کرکے اون تمام لغو افواہون کی جو غازی ممدوح کے متعلق مشتہر ہوئی تھین کامل تردید کرتا ہے۔ مگر افسوس وہ ساتھہ ہی ایکدو ایسے لفظ لکھتا ہے۔ جو ترکون کے دل دکھانے والے ہی ہیں۔ بلکہ اللہ کی اس روایت کی بھی بالواسطہ طور پر تصدیق کرتے ہیں کہ مصری گورنمنٹ نے لارڈ کرومر کے ایما سے غازی ممدوح کو لکھا تھا کہ وہ اونکی ماموریت کو باضابطہ اور مستند نہین سمجھہ سکتی اور کہ اس اطلاع سے غازی موصوف سخت کبیدہ خاطر ہوئے تھے۔ ترکون اور اونکے سلطان کے تازہ ترین شریفانہ برتاؤ کے مقابلہ مین ایسی تنگدلی کا اظہار سخت نامناسب ہے۔ ہماری اینگلو انڈین ہمعصر کے مصری انگریز نامہ نگار کی یہہ پہلی خطا نہیں لیکن اگر وہ عادت سے مجبور ہے تو کیا ہمعصر موصوف کو یہہ لازم نہین کہ وہ ایسے دلآزار فقرات کو شایع کرنے سے محترز رہے۔ نامہ نگار کی تحریر حسب ذیل ہے:۔ "غازی مختار پاشا سلطان کے غیر سرکاری نائب متعینہ مصر ۲۶ مئی کو اسکندریہ سے مقام کارلزباد کو روانہ ہونگے۔ مختار پاشا کا تمام سٹاف ٹرکی واپس چلا گیا ہے۔ کچھہ دنون تک تو یہہ خیال رہا کہ غازی مختار بھی ہمیشہ کیلئے مصر سے چلے جائینگے۔ لیکن یہہ افواہ غلط ثابت ہوئی۔ مختار پاشا موسم خزان مین واپس آئینگے۔ اور اوسوقت بالجملہ غالباً نیا سٹاف مقرر کرکے مصر رہیگا۔ یہہ عام معلوم ہے کہ سلطان مختار پاشا کو ٹرکی واپس نہین منگوائینگے۔ وہ قوم مین کے اندازہ ہر دلعزیز ہے۔" اس فقرہ سے اوسکی یہہ مراد ہے کہ "سلطان المعظم کسی قومی ہر دلعزیز کو ملک مین رکھنا نہین چاہتے۔" اتہام ہو تو ایسا ہی جسپر کوئی عقلمند اعتبار نکرسکے۔ خدیو ۱۰ جون کو لنڈن پہونچینگے +

شیخ سنوسی کے متعلق

پاؤنیر لکھتا ہے:۔ "اوسنے یکم محرم ۱۳۱۸ھ کو اپنی دعوی مہدویت کا اعلان کیا۔ وہ یورپین افواج کے مقابلہ کے لئے سودانی مہدی سے بہت زیادہ طاقت رکھتا ہے۔ اور اگر محاربہ ٹرانسوال کا خاتمہ پر دنیا کی توجہ جلد ہی پھر شمالی افریقہ کی طرف منعطف ہوجائیگی تو کسیکو تعجب نہیں ہوگا۔ پیروان سنوسی سودانی مہدی کے معتقدین سے زیادہ باخبر۔ ہوشیار اور فنون جنگ سے واقف ہین۔ وہ آخر الذکر کیطرح برچھیان لئے میکسم توپون کے مونہہ مین نہین کودپڑینگے۔ جغبوب مین رائفلین اور توپین بنانیکے لئے سنوسی کارخانہ موجود ہے۔ اسکی مصنوعات بیشک سیدھی سادی قسم کی ہین۔ لیکن اونکے کارآمد ہونے مین بھی شبہ نہین۔ پچاس برس سے یہ لشکر مرتب و مستحکم ہورہا ہے پچھلے عشرہ مین جب سے سنوسی فوت ہوا تو اوسنے ۱۵ توپین چھوڑین تھی۔ اونکی تعداد اوسکے بیٹے نے بہت بڑھالی ہے۔ جیساکہ عام لوگون کا خیال ہے

مراسلات

از دار السعادت قسطنطنیہ

(جریدہ وکیل و تجویز راہ آہن از شام تا حجاز)

فضیلت و کمالات پناہ فصاحت و بلاغت دستگاہ مولوی محمد انشاء اللہ حفظہ اللہ تعالیٰ بعد از دریافت شوق ملاقات فرحت آیات مشہود رائے محبت پیرائے انور عالی مے گرداند کہ بندہ قبل ازیں ہم دو نامہ برائے جریدہ فریدہ وکیل فرستادہ بودم۔ شاید کہ واصل گردیدہ باشد ہر مضمون وکیل کہ شایان نشر کردن اینجا باشد بندہ ترجمہ کردہ بواسطہ جریدہ اقدام نشر میکنم۔ از سبب نیکخواہی مسلمانان نام جریدہ وکیل در زبان اہل آستانبول گردیدہ۔ دیگر دریں روزہا حوادثہائے کہ شایان افتخار مسلمانان عالم باشد ہمیں حوادث شام و حجاز ست۔ سرور دو جہان پیغمبر ذیشان صلوات اللہ علیہ مادام الملوان وعلی آلہ وسلم تسلیماً کثیراً فرمودہ ست۔ انما الاعمال بالنیات ہیچگاہ حدیث شریف نبوی بیجا نرفتہ و نخواہد رفت۔ چند سال ست کہ آنجناب از صدق دل در حق ساختن راہ آہن شام و حجاز ساعی مجہود و بسیار کسان اعتراض کردہ میگفتند کہ ایں چہ خیال محال است و کسانے کہ از معنے ایں حدیث واقف بودند ایشاں شب و روز منتظر بودند کہ ایں کار البتہ بانجام خواہد رسید۔ للہ الحمد کہ ثمرۂ ایں بمیدان آمد و روئے معترضان سیاہ شد۔ بزرگوار ادریں چند روزہ دولت علیہ عثمانیہ برائے ساختن راہ آہن از شام تا حجاز و از انجا تا یمن بمعہ تار برقی اینقدر مشغول ہستند کہ یکپارچہ ہفت سالہ نیست کہ از دہل و ایں ساختن تار برقی و راہ آہن شام و حجاز شنیدہ نمیباشد۔ برائے تار برقی ہیئت مہندسین و کارکنان حاضر شدہ بشام فرستادہ شدہ۔ بلکہ کار ہم شروع کردہ اند از طرف الٰہی بسیار بآرزو اعانہ دادہ میشود بقدر بیست ہزار ستونہائے تار را الٰہی شام پیش از مباشرت کار جمع کردہ اند و ہیئت راہ آہن ہم حاضر شدہ پانزدہ نفر مہندسان کاردیدہ ماہر یکے باہینہ یکصد و پنجاہ لیرہ عثمانی ماہوار مقرر شدہ ہر یکے دو نفر معاون از مہندسان نو رسیدہ کہ مہندسخانہ سلطانی تحصیل کردہ نظریات را تمام کردہ برائے عملیات بعد ایں ہیئت فرستادہ میشوند و یک مقدار ارکان حرب عسکریہ ہم برابر میروند چرا کہ ایں راہ آہن عسکری میباشد ما مورین ملکیہ دریں دخل ندارند برائے کار کردن دریں راہ پنجاہ دو ہزار عسکر را از اردوی پنجم عثمانی قرارداد شدہ اند پس از مساحت و پیمایش راہ از جاہائے متعدد کار شروع میشود اکثر مردم دریں فکر متفق ہستند کہ در یک نیم و دو سال بانجا خواہد رسید چرا کہ ہمہ ہموار ست کوہ و دریا بسیار ندارد دریکی را اگر قدرے مانعت از طرف عرب بود از طرف امیر ابن رشید میبود۔ حال اینکہ امیر ابن رشید چند سال ست کہ با دولت علیہ عثمانیہ از حد زیادہ دوستی دارد دریں کار بغیر از معاونت و امداد ہیچ کار دیگر نخواہد کرد خداوند تقدس و تعالیٰ معین و مددگار ایشان باشد۔ آنہا کہ دریں راہ خرچ میشود در کارخانہائے توپخانہ و کارخانہائے بحریہ عثمانیہ ساختہ و ریختہ میشود دریں ایام

ترجمہ اردو سفرنامہ محمد ابن جبیر اندلسی یہ وہ نادر زمانہ ہے جسکی عربی کی کاپی ہی میسر نہ تھی۔ اب اردو میں موجود ہے۔ ۵۷۸ھ ہجری سے ۶۱۴ھ ہجری تک کے حالاتِ سفر اس خوبی سے لکھے ہیں کہ آجتک کسی مورخ نے ایسے نہیں لکھے ہر شہر اور قصبہ کے حالات بہت شرح و بسط سے لکھتا ہے۔ یہ سیاح ابن بطوطہ سے سو برس پہلے تھا۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی تو ایک ایک چیز ناپ تول کر لکھی ہے۔ کاغذ اعلیٰ۔ چھپائی عمدہ۔ تحریر بے نظیر۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک دو روپیہ (ع)۔

المشتہر۔ حافظ احمد علیخاں شوق مطبع احمدی ریاست رام پور کوچہ لنگر خانہ

بسیار بزودی امر داده شده اند تا یک لحظه راه ساخته معطل آهن نشود چو بهار آگردیں راه بکار باشد بقدر کفایت بلکه فضله از جنگلهائے زمین مسلم کشف کرده اند مصارف تار همه از جیب همایون سلطانی میباشد بلکه مصارف ریل ایضاً از خزینه خاصهٔ سلطانی خواهد بود ایں سخن مسلم مخلوقات عالم ست که خزینه خاصه را که سلطان المعظم دارد دریں ایام هیچ حکمدار دیگر ندارد در عالم بخلاف خزینه های ملکی دولت ها ئے پر تراز خزینه عثمانی قدرے از خزینه سلطانی در حق فطار رمضان شریف بیان کرده بودم۔

موفقیت دیگر حضرت سلطان المعظم زیادت قوت بحریهٔ خود ست که ایں هم بسیار بفعالیت بسر کرده میشود۔ هر چند قدر که کشتیهای زره پوش کهنه دارند همه را البطرز جدید و مقدار کافی نو را هم سپارش کرده میشود از کارخانه های دولتهای متعدده مثل امریقا و اسوچره و المانیا و ایتالیا وغیره ایں همه استفاده از فرصت ست هر کس بسبب سستی کردن سلطان المعظم دریں کارها اعتراض میکردند۔ حال اینکه ایں همه حرکات خالی از حکمت نبودند۔ حافظ خوب فرموده ست ؎

رموز مملکت خویش خسروان دانند

دیگر تدبیر حضرت سلطان المعظم ایں ست که امر سلطانی صادر شده که فوراً یک کمیشن تشکیل کرده شود برائے جمع کردن اعانه بلا افاقه وقت باں مبلغ مجموعه از بصره غله را خریده بهندوستان برائے قحط زده گان اهل هند برده تقسیم شوند البته اهل هند ازیں لطف سلطانی ممنون شده دعا خواهند کرد۔ (تحریر بتاریخ ۸ محرم ۱۳۲۵ھ الاعی افغانی)

جملہ اہل اسلام و انجمن ہائے اسلامی سے استدعا

جناب ایڈیٹر صاحب!

افسوس ہے کہ جناب کے تحریرات دربارہ تعمیر بصرہ بغداد ریلوے پر قوم نے بھی توجہ کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔ بلکہ باوجود متعدد عامعدودے چند اخبارات کے سوا تقریباً تمام اسلامی اخبارات نے اسکے متعلق دو سطری مضمون لکھنے سے بھی کنارہ کشی اختیار کی۔

جب ایسی اہم منفعت بخش اور از حد مفید ریلوے کی تجویز کو قوم نے اس بے توجہی کے ساتھ نظر انداز کیا تو مالی و تجارتی لحاظ سے محض بیفائدہ حجاز ریلوے کیطرف اسکی متوجہ ہونیکی کسکو امید ہو سکتی تھی خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہماری پیاری امیر المومنین خلیفۂ رسول رب العالمین مولانا المکرم سلطان المعظم جلالتمآب اعلیحضرت سلطان عبد الحمید خان غازی اطال اللہ عمرہ و خلد اللہ ملکہ نے آخر الذکر لائن کو اپنے ذاتی صرف سے تیار کرنیکا حکم صادر فرمادیا (جسکا تذکرہ عربی اخبارات میں موجود ہے معلوم نہیں کہ وکیل مورخہ ۱۴ مئی میں طبع ہوا یا نہیں) اس لائن کی تیاری سے امیر المومنین کا مقصود دنیا بھر کے مسلمانوں کی راحت کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہمیں مالی منفعت کی بجائے خسارہ کی امید زیادہ ہے۔

اب تمام مسلمانوں اور خصوصاً اسلامی انجمنوں کا لازم ہے کہ جا بجا اظہار خوشی کے جلدی کر کے اپنے پیارے امیر المومنین کی خدمت مبارکہ میں اس حکم اقدس کی نسبت شکریہ کے تیلیگرام اور تہنیت نامجات روانہ کریں اور اس خلافی کارروائی کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ امید ہے کہ آپ میری اس استدعا کو اپنے اخبار کے کسی

ارشادات قرآن

مسلمانوں میں یہ تو بڑی خوبی کی بات ہے کہ عموماً اپنے بچوں کو جب وہ ذرا ہوش سنبھالتے ہیں قرآن مجید پڑھواتے ہیں یعنی انکے دلوں میں کلام خدا کی نہایت عظمت اور عزت ہے اور وہ اسکے پڑھنے پڑھانے کو بہت سی برکات کا موجب خیال کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ نہایت نادانی کی بات ہے کہ قرآن مجید کے معانی سمجھنے اور اسکے مطالب معلوم کرنیکی مطلق کوشش نہیں کرتے۔ اس زمانے میں جو مسلمانوں پر ادبار کی گہری گھٹا چھا رہی ہے اسکی وجہ کیا ہے؟ صرف یہ کہ یہ لوگ ارشادات الٰہی سے بیخبر اور انپر عمل کرنیسے قاصر ہو گئے ورنہ قرآن ہی تو تھا جسنے نامہذبوں کو اعلےٰ درجہ کا مہذب بنا دیا تھا۔ قرآن ہی تو تھا جسنے مفلسوں کو مالک خزائن بنا دیا تھا۔ قرآن ہی تو تھا جسنے مسلمانوں کو ہر طرح کی محاسن اور خوبیوں کا مجمع بنا دیا تھا۔ قرآن ہی تو تھا جسکی تعمیل احکام سے مسلمانوں کے اقبال و جاہ و جلال کا پرچم تمام دنیا میں لہرا رہا تھا۔

گوشہ میں جگہ دیکر ممنون فرماویں گے۔ (راقم خریدار اخبار نمبر ۱۲۷۵)

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ کاش اگر بجائے ان خشک سرت نما محرکہ دمحرص تحریروں کی جو کئی ہفتوں سے اخبار وکیل کے صفحہ میں دوبار اشاعت کی نسبت معزز ناظرین کیطرف سے وقتاً فوقتاً شائع ہوکر نظر سے گذرتی رہتی ہیں۔ وکیل اپنی بلند خیالی و ہمدردانہ تحریر کو مؤثر مفید ہفتہ میں دو مرتبہ ہمراہ لیکر تشریف لاوی اور سچی خوشی کا باعث ہو۔ وکیل مطبوعہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۶ء میں ایک صاحب جھنگ سے ہفتہ میں دوبار بروز منگل بزبان اردو اور جمعہ کے دن فارسی زبان میں وکیل کی اشاعت کی نسبت موجودہ قیمت میں قلیل اضافہ کرکے اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہیں۔ گو خاکسار ایک ادنیٰ حیثیت کا ملازم اور خریدار اخبار ہے۔ مگر وکیل جیسے ہمدرد قوم اور ملک کی کسی صورت میں مفارقت گوارا نہیں کرسکتا۔ اسلیئے خریدار صاحب جھنگ کی رائے سے حرف بحرف اتفاق کرکے التماس کرتا ہے کہ منتظمان مطبع کی توجہ عمیم اور جملہ خریداران کی علو حوصلگی سے اگر جولائی ۱۹۰۷ء سے وکیل ہفتہ میں دوبار قدم رنجہ فرمانیکا وعدہ کرے تو میری سیعاد چندہ قریب الاختتام ہے۔ جس زمرہ کے خریداران میں میرا شمار ہو انکی مرہ کا مجوزہ چندہ اطلاع ہونے پر ارسال خدمت کردی۔ باغلب وجوہ چملہ شائقین وکیل کو اپنی حوالج دینی اور دنیوی میں قوم اور ملک کے موجودہ و آئندہ نسلوں کے لئے ممد و معاون تصور فرماکر موجودہ قیمت پر قلیل اضافہ سے وکیل کا ہفتہ میں دو دفعہ رونق افروز ہونا نامنظور نہیں فرماویں گے۔ لہذا یہ تحریر اس دعائیہ کلمہ پر ختم کرتا ہوں کہ خداوند کریم وکیل کو درازی عمر و دن دونی رات چوگنی ترقی اور خریداران کو معاونت اور امداد قوم پر کمربستہ ہونیکی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

راقم حاجی غلام احمد از جلال آباد

ہندوستانی رؤسا کی جسارت۔ مہاراجہ سندھیہ پر جسقدر فخر کریں بجا ہے۔ یہ معلوم کرکے ہر قدرشناس کو نہایت خوشی ہوئی کہ وہ جب قحط کا انتظام کرتے ہوئے بیمار ہوئے تو ہندو مسلمانوں کو صدمہ ہوا۔ اور جب صحت یاب ہوئے تو تمام رعایا میں جوش و اظہار مسرت کے صدہا جلسے ہوئے مہاراجہ سندھیہ مسلمانوں کی مذہبی رسموں اور تیوہاروں میں دلی محبت سے حصہ لیتے ہیں۔ اور محرم میں نہایت شوق اور دلی اعتقاد سے ہزارہا غربا کو زردہ کھانا کھلایا جاتا ہے۔ اور عید بقر عید کے موقعہ پر عیدگاہ میں فوج آراستہ ہوتی ہے اور جب امام صاحب دعا کو واسطے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ تو فوراً توپ چلتی ہے۔ اور اس لئے اس ریاست کے مسلمان رعایا نہایت جان نثار ہے۔ اب جبکہ مہاراجہ سندھیہ دام اقبالہ نے غسل صحت فرمایا تو ہر طبقے کے لوگوں میں جلسے ہوئے مولودیں ہوئیں مسلمانوں میں سب سے معزز جلسہ اخویم حکیم سید کاظم علیخان وکیل دربار کے یہاں ہوا جسمیں تمام ریاست کے کل سرداران اور مہاراج کے رشتہ دار شریک تھے۔ اور مہاراج کے نانا یعنے جادون صاحب بہادر مدارالمہام ریاست نے نہایت اظہار مسرت فرمایا تھا۔ رعایائے گوالیار کو ایسا آقا مبارک ہو۔ جو بلحاظ جانفشانی و رعایا پروری و غمگساری کے ہندوستانی رؤسا میں ممتاز ہیں یقین ہے کہ ہماری ملک کے دوسرے راجے مہاراجے عبرت حاصل کریں گے۔ نیز ہم بھی مہاراج کو مبارکباد دیتے ہیں کہ وہ تندرست ہوئے اور انکی رعایا اپنی جان نثار ہے۔ مزید مسرت کا مقام ہے کہ گورنمنٹ عالیہ نے بھی حضور ممدوح کے انتظام قحط کو خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اور بعدید طبقہ قیصرہ ہند کا طلائی تمغہ حضور والا کو مرحمت فرمایا ہے (راقم نامہ نگار)

جناب من السلام علیکم۔ حضرت غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کے حالات اپنی کتاب گلزار اسرار میں درج فرمائے ہیں۔ وہ کسی مطبع میں طبع ہوئی ہے۔ اگر طبع نہیں ہوئی تو کسی صاحب نے کہیں ملاحظہ فرمائی۔ اگر نظر سے گذری ہے تو اطلاع فرمائیں کالپی میں کوری کے مخدوم قطب الدین عرف مخدوم سالار بندگی (جو مرشد شاہ غوث گوالیاری تبلائے جاتے ہیں) کا سلسلہ نسب کیا لکھا ہے۔ شاید اس کتاب کا پتہ مولوی نہال احمد کروی لگا سکیں اور غالباً مولوی فرید الدین صاحب کے کتب خانے میں پتہ لگے۔ کیونکہ مجھے وہیں کا پتہ دیا گیا ہے۔ چونکہ اچھا اخبار۔ تمامی ذی علم اہل ہند کی نظر سے ضروری گذرتا ہے۔ اسوجہ سے مجھے اس استفسار کی ہمت پڑی۔ (عبدالہادی کوری اجمان آباد ضلع فتحپور)

مرض طاعون اور اسکا انسداد خیال کیا جاتا ہے کہ اس مرض کے استیصال میں دو تدبیریں لازمی ہیں ایک یہ کہ اصلاح ہوا اور صفائی دور افتادہ کا دفعیہ جس کے سبب سے ہوا کثیف ہوکر ترقی مرض کا باعث ہوتی ہے۔ صفائی اور ہوا میں جو جو انتظامات گورنمنٹ عالیہ کیطرف سے ہر وقت جاری ہیں انکا کیا کہنا ہے۔ البتہ دوسری تدبیر کسیقدر تفصیل سے بیان کی جاتی ہے۔ جسکا عمل ان شاء اللہ تعالیٰ فائدہ سے خالی نہ ہوگا اور وہ چوہوں کا مارنا ہے۔

کتابوں میں دیکھا گیا ہے اکثر اوقات مرض طاعون کا ابتداء خنزیروں اور چوہوں سے ہوتا ہے اور انکے ہلاک ہونے سے انکا زہر ہوا میں ملجاتا ہے۔ اور اس کی علامات یہ ہیں کہ اگر کسیوقت چوہا کسی کو کاٹے تو اسکا زخم ناسور ہو جاتا ہے اور چونکہ چوہے خوراک پانی گھروں میں شریک ہیں اس لئے ایسا زہر عام ہو جاتا ہے اور جسقدر اصلاح ہوا اور صفائی وغیرہ میں کیجاوے کارگر نہیں ہوتی کیونکہ یہ مہلک مادہ زمین میں عام ہے۔ پس باشندگان بمبئی و کراچی وغیرہ کو چاہیئے کہ اپنی تمام سعی اور کوشش کو چوہوں کے مارنے اور ہشیار خوردنی کو ان کے دندان خارشگاف اور دہن زہرآلود سے بچانے کی طرف مبذول رکھیں اور اسکا آسان طریقہ یہ ہے کہ سنکھیا (آرسنک) کو ان چیزوں میں جنکو چوہے رغبت کے ساتھ کھاتے ہیں مخلوط کرکے چوہوں کی غاروں کے پاس رکھدیں کہ چوہے وہاں دیں کیونکہ چوہا جب سنکھیا کھاتا ہے۔ تو اسکے منہ سے ایک قسم کی کف (جھاگ) جاری ہو جاتی ہے۔ اور باقی چوہے اسکو بطور ہمدردی پر لی لار رحم کے چاٹتے ہیں جو چوہا اس جھاگ کو چاٹے فوراً مر جاتا ہے۔ اس طریقہ سے چوہے ہلاک ہو جاویں گے اور مخلوق خدا انشاء اللہ تعالیٰ اس سخت بلا سے نجات پاویگی۔ اسی طریقہ میں دو باتوں کا خیال ضرور ہے ایک یہ کہ چوہوں کی خوراک کو نہایت محفوظ جگہ پر رکھیں تاکہ چھوٹے بچے دست اندازی نہ کرسکیں۔ دوسرا یہ کہ چوہوں کے مرنے عام رستہ میں نہ پھینکی جاویں بلکہ زمین میں گہرے گڑھے کھود کر دیا دیویں آخر میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ کریم و رحیم اس بلا کو دفع کرکے اپنی مخلوق کی جانبخشی فرماوے۔ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا آمین۔ راقم ایک مسلمان از پٹاور۔

شمس التواریخ اس تاریخ میں مہر سپہر رسالت جناب خاتم النبیین شفیع المذنبین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چند پشت سے لیکر تا زمانہ خلفاء راشدین مفصل حالات متعدد و مستند کتب سے اخذ کرکے درج کئے ہیں بصلب و شدائد معجزات غزوات۔ سایر جنگ و جدال بایں شرح و بسط تحریر کئے ہیں کہ ہر موقع و معرکہ کا نقشہ ہو بہو پیش نظر ہو جاتا ہے۔ سرزمین عرب کا جغرافیہ اس طریق سے لکھا گیا ہے کہ سیاحان و عازمان حج کو لئے ہیکل کا کام دیتا ہے۔ جابجا نقشہائے رنگارنگ صوری مقامات کے مناظرہ دکھلاتے ہیں علاوہ ازیں جہاں جہاں تیر اسلام جمکا ہے مثل چین و ماچین روم و یونان۔ اندلس ہندوستان وغیرہ کی شرح کیفیت معہ نامکی تمدنی حالت کے بیان کیجائیگی۔ جس سے یقین ہے کہ پھر دوسری تاریخ کے دیکھنے کی ضرورت نہ رہیگی۔ تاریخ مباحثہ وغیرہ سے بالکل پاک و صاف ہوگی۔ اگرچہ وقت اختتام کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا لیکن امید ہے کہ قلیل مدت میں کثیر سرمایہ تاریخ اسلام کا فراہم ہو جائیگا۔ جس سے کہ زبان اردو ابتک محروم ہے تاریخ ہذا کے پانچ جزو ہر مہینہ میں بقیمت ۱۲ معہ محصول ڈاک خریدار کو بھیجے جایا کریں گے۔ ستمبر ۱۹۰۶ء سے پانچ جزو ماہوارہ جاتی ہیں۔ صاحب فرمایش کو اسوقت تک کی

کل نفس ذائقۃ الموت۔ ۲۷ تاریخ ماہ ذیحجہ ۱۳۲۴ھ ہجری کو جناب فیض مآب قبلہ دنیا و دین کعبۃ اہل یقین

بے نظیر جیبی حمائل شریف مترجم۔ نہایت صحیح۔ خوشخط۔ عمدہ کاغذ نفیس چھاپہ جسکی صحت آٹھ مشہور مولویوں۔ حافظوں اور قاریوں سے کرائی گئی ہے۔ جنکی مواہیر حمائل کے آخیر میں ثبت ہیں۔ منشی محمد عبدالغنی صاحب خلف الصدق منشی محمد ممتاز علی صاحب مہاجر کی مشہور خوشنویس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ ترجمہ مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی کا ہے۔ متن کی عبارت پر خوشرنگ حنا کی گئی ہے۔ جلد نہایت عمدہ۔ باوجود ان سب خوبیوں کے ہدیہ کچھ بھی نہیں۔ مجلد طبع غیر مجلد عہ۔ المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر (پنجاب)

ہر تبدیلی پتہ اخبار کیلئے ۱۰ کاپی کارڈ ہمراہ ہونا ضروری ہے۔ بغیر اسکے تبدیلی پتہ نہیں ہوسکتا۔ ہر خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور تحریر فرماویں۔ بغیر اسکے جواب نہیں دیا جاتا۔ ہر خط و کتابت میں صرف ایک مضمون تحریر ہونا چاہیئے

مقبول بارگاہ رب العالمین۔ علامہ عصر فہامہ مہر جامع شریعت و طریقت ہادی راہ ہدایت قاطع بدعت وضلالت۔ قدوۃ السالکین۔ زبدۃ العارفین نخبۃ المفسرین۔ اسوۃ المحدثین مرجع کل ہادی سبل حقائق آگاہ عارف باللہ حضرت سیدی ومرشدی مولای مولانا الحاج میاں چاند شاہ صاحب ٹانڈوی رحلت فرماگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابھی تھوڑا عرصہ گذرا کہ جناب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نے رحلت فرمائی اب ہمارے حضرت نے بھی اس دار ناپایدار کو چھوڑ کر ملک بقا کا رستہ لیا۔ لیجئے ملک عرب و عجم دونو خالی ہوگئی۔ ؎

ہے یہی قرب قیامت کا اثر ۔۔۔ ہائے اٹھتے جاتے ہیں اہل ہنر (فتح محمد خاں از کانپور)

(نامہ نگار صاحب عبارت آرائی کے عوض اگر حضرت مرحوم کی خدمات دینی و قومی کی کچھ تشریح کرتے تو جس لحاظ سے انہوں نے یہ خبر تحریر کی ہے اور نیز قومی و تاریخی لحاظ سے بدرجہا زیادہ مناسب ومفید ہوتا۔ اور انکی تحریر کے حصہ کثیر کو قلمزن نہ کرنا پڑتا۔ (ایڈیٹر)

حضرت فاضل ایڈیٹر صاحب سلمہ

السلام علیکم۔ انجمن آپکی مشکور ہے کہ آپکے مدرسہ کے طالب علم کا مضمون شائع کرنے سے آپ دوسروں کا حوصلہ بڑھانیکا باعث ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ آپ یہ دوسرا مضمون بھی جو مولوی محمد منیف شاہ نے تیار کرکے بھیجا تھا۔ شائع فرمانے سے مزید احسان کرینگے۔ راقم سکرٹری انجمن امداد الطلبہ

صبر و استقلال مفتاح الفرج الصبر

ہزار ہزار شکر اوس منعم حقیقی اور اسکے رحیم وکریم رسول کا جسنے جبر و استقلال کی تعلیم دیکر انسانی ترقی و صلاح و فلاح کی مفتاح ہمکو عطا کی۔ ای میرے والی و ای میرے صبر و استقلال تو ہمارے دلونکو ہمیشہ کے لیے اپنی دارالحکومت بناکر ہماری گوشت و پوست دستخوان و رگ و ریشہ و خون میں اپنی حکومت و سلطنت کر۔ کہ جس سے ہم مدینہ العلم و بلاد فضل و کمال و مامن و ملجا صاحب حکم و عرفان ہوجائیں اسوقت جو یہ جلسہ امداد الطلبہ بزرگان و احباب سے غیرت گذار ہوا ہے اور تحریروں اور تقریروں سے روح و دماغ تر و تازہ و شگفتہ ہو رہا ہے۔ ای مربی صبر و استقلال یہ سب تیرا ہی موج افزا جلوہ ہے۔ ای ہماری زندگیوں کے کٹھن منزلونکا سالار قافلہ ہماری زندگیوں کے دشوار گذار منزلوں پر ہزاروں کاہلی و سستی و غفلت و جہالت بدشوقی و بے قدری و بے پرواہی و بے علمی و کم ہمتی و بزدلی وغیرہ کے لٹیرے ہماری ہلاکت کے لئے گھات میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور تعصب و نفسانیت و ضد و کج فہمی و خیالات و توہمات باطلہ و پابندی رسوم واہیہ وغیرہ کے ہزاروں راہزن راستہ گھیرے ہوئے ہیں اور اسکے ساتھ آسمانی و دنیاوی بلاؤں و آفتوں کی بیشمار مسلح فوجیں (جو مشہور ہے کل شئی آفۃ والعلم آفات) ہمارے قلعہ زندگی کو محاصرہ کئے ہوئے ہیں مگر تو ہی اپنی رفاقت و قوت بازو سے ہمکو منزل مقصود تک سہو بچا پہنچانے والا ہے ہمکو دینی و دنیاوی خوشی و عزت و انسانی شرف و مراتب و علم و فضل و ہنر و کمال کے تمغے قوم سے تو ہی اپنے طفیل سے دلانیوالا ہے۔ خاصکر ہماری تعلیمی زندگی کی دور دراز بارہ برس کی منزلیں تو ہی اپنی مربیانہ شفقت و ہمت بڑھانیوالی ہدایتوں سے طے کرا کر مقدس علما کے مبارک ہاتھوں سے دستار فضیلت بندھوانے کی عزت بخشنے والا ہے۔ الغرض ہم اپنے مطالب و مقاصد کے مواقع و مزاحم کے جنگ و جدال میں تیری ہی حمایت و امداد سے فتحیابی کا پرچم اوڑانیوالے ہیں۔ غرضکہ مہد سے لحد تک قدم قدم پر تیری ہی مدد درکار ہے۔ جبکہ گذران قضا و قدر نے تمام مطالب و مقاصد و خوشی و راحت کی کلید تیرے ہاتھ سپرد کی ہے۔ تو تو ہمارے لیے ابواب ترقی و صلاح و فلاح کھولدے۔ ای اسلام کا مخلص خادم صبر استقلال تو ہی ہمارے اکابر کا ہمیشہ قوت بازو و رفیق رہا۔ جسوقت انہوں نے دین اسلام کی دولت پائی تو مخالفین دین نے ان سے یہ سب دولت ابدی کو چھین لینے کے لئے انپر کیسی کیسی مصیبتیں ڈھائیں اور کیسی کیسی روحانی و جسمانی اذیتیں و تکلیفیں دیں کہ دنیا میں شاہد ہیں انکی نظیر ملیگی۔ وہ حضرات اسکے لیے ہاتھ پیر باندھ کر گئے لکڑی کے گٹھے خاردار لکڑیوں سے مار مار کر انکی کھالیں اتاری گئیں دہانکی جلتی ہوئی دھوپ میں جلتی ہوئی ریت پر کئی کئی روز لٹاکر جلائے گئے اور گرم گرم پتھر ونسے انکے پاک بدنوں کو داغ داغکر کباب بنائے گئے۔ کھانا پینا بند کیا گیا خرید فروخت ملنا جلنا موقوف کیا گیا۔ اپنی بیگانہ خون کے پیاسے ہوئے گردن میں زنجیریں و رسیاں ڈالکر قید کیے گئے۔ سولی پر چڑھائے گئے اپنے پیارے وطن سے نکالے گئے۔ ای مصیبت زدونکے اڑے وقت کا دستگیر۔ ای صبر و استقلال ان مصیبتوں میں تو ہی انکا کابر کا یار مددگار روحانی غمخوار تھا۔ ای اسلام کا بہادر سپہ سالار جسطرح تو ان کی مصیبتوں میں مددگار تھا ویسا ہی فتح و نصرت میں بھی شجاع جرنیل تھا۔ تو ہی ہر ایک غزوات و سریات میں اسلامی فتح کا پھریرا اڑاتا تھا جنگ قادسیہ و یرموک میں تیرا ہی نشان آگے آگے چلتا تھا۔ دنیا کے ہر ایک بحر و بر میں اسلام کی روشنی تیری ہی خدائی شجاعت سے پہونچی۔ تو ہی نے ہلالی علم دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک گاڑ دیا۔ غرضکہ ہمارے بزرگان اسلام کی دولت و علم و ہنر و فنون و کمال کو بے حساب خیر ہمارے لئے تیری ہی بدولت چھوڑ گئے۔ ای صبر و استقلال تو ہماری اکابر کا آزادرفیق تھا کچھ مملوک نہ تھا جو تو ہمکو دراثت ملتا۔ مگر ہزار حسرت و افسوس و وائی اپنی غفلت و جہالت کہ تیری قدر عظمت و شکر گذاری نہیں کی۔ جسطرح ہمنے اسلام کے ساتھ بیوفائی و ناشکری کی ویسا ہی تجھ مربی کی ہی مربیانہ شفقت و بزرگانہ خدمت کی عزت و قدر نہ کی اسلیئے ہم ناخلف نے اپنے بزرگوں کا سب ترکہ کھودیا۔ یا پیر دستگیر صبر و استقلال المدد المدد تو ہمارے بزرگوں کی طرح ہماری دستگیری کر۔ فما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

از جارج ٹون۔ برٹش گایانا۔ جنوبی امریکہ ۲۹۔ اپریل ۱۹۱۰ء۔ محمدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نوازشنامہ جناب مرقومہ ۲۰ مارچ ۲۸۔ اپریل کو شرف صدور لایا۔ میری گذشتہ ڈاک کے نامہ ہونیکا باعث، علالت طبع تھا جس سے میں مضطر رہا۔ الحمد للہ بفضلہ تعالیٰ ہمہ وجوہ صحیح الوجود و تندرست ہوں۔ ۱۷۔ اپریل کو ایک خط پلینٹیشن نیشریل۔ ایسٹ کوسٹ ڈمریرا سے وصول ہوا جو بجنسہی برائے ملاحظہ خدمت بابرکت میں مرسل ہے۔ یہ خط پلینٹیشن مذکور کے سردار کی طرف سے ہے۔ انکا نام سردار خاں ہے اور پلینٹیشن کے سردار ہیں۔ یہ شخص ہر سال سیکڑوں ڈالر تعزیہ وغیرہ میں خرچ کرتا تھا۔ الحمد للہ کہ تھوڑی کوشش میں وہ رام ہوگیا اسکے گھر کے متعلق منجانب الٰہی یہ واقعات ہوئے کہ سردار خاں کی بیوی مع لڑکیوں کے شہر میں آئی ہوئی تھیں۔ اور وہ بغرض ملاقات والدہ جمال آرا ہمارے یہاں بھی آئی اسوقت اسکو جمال آرا اور اسکی والدہ نے بطرز شایستہ اسکے خیالات بھی بدلدیئے اور اس سے دین مبین کے لئے کوشش کرنیکا عہد لیا اور سب بدعات سے توبہ کرائی۔ اسوقت سردار مذکور مع اپنے جملہ لواحقین

A good Cough Medicine کھانسی کا عمدہ علاج

چیمبرلین کی کھانسی کی دوائی کی عمدگی کا کیا یہ کم ثبوت ہے کہ دواساز بھی اس دوائی کو دیگر ادویہ پر ترجیح دیکر اپنے گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ نیویارک کے محلہ وان بیٹن کا سوداگر ادویہ جو گولڈ سمتھ لکھتا ہے ہیں چیمبرلین کی کھانسی کی دوائی پانچ برس سے بیچ رہا ہوں۔ اس عرصہ میں گاہک خریداران نے اسکے متعلق بہت عمدہ رائے ظاہر کی۔ میری ذاتی رائے بھی اسکی نسبت بہت اچھی ہے معمولی کھانسی۔ نزلہ زکام اور انفلوانزا سے پیدا شدہ کھانسی کے لیے میں ہمیشہ اس دوائی کو اپنے گھر میں استعمال کرتا رہا اور اسے ہمیشہ مؤثر و فائدہ بخش پایا۔

یہ ادویہ شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے

Colic, Cholera Remedy

مقام ونٹرسٹ کے نیشنل بنک کے خزانچی مسٹر وہیڈن نے حالمیں ہمیں یہ خط لکھا "میرے پاس ایک بڑھئی کام کرتا تھا وہ بدہضمی و اسہال سے بیمار ہوجانے کی وجہ سے کئی دن کام نہ کرسکا میں نے اسے کہا کہ ایک مرتبہ مجھ پر بھی یہ شکایت ہوگئی تھی اور چیمبرلین کے علاج ہیضہ و بدہضمی و قولنج سے شفا ہوئی تھی۔ اسنے میری صلاح پر عمل کرکے یہانکے دوائی فروش سے ایک بوتل خرید کی اور ایک ہی خوراک میں تندرست ہوکر اپنے کام پر آگیا"

یہ دوا شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے۔

متوسلین مذہب اہل سنت وجماعت پر ہیں اسکے چند ہفتہ کی کوشش سی چھ عورات مختلف اقوام ہندوستان جوہان امیگرینٹ ہوگئیں مشرف بہ اسلام ہوچکی ہیں۔ اس موقع پر سردار صاحب خصوصاً اہ اہ اہ

مختلف خبریں

نمائش پیرس میں ہندوستان سے صدہا شوقین پہنچینگے مگر الہ آباد بار کے ایک ممتاز ممبر پنڈت موتی لال صاحب ہنر و کیل ہائیکورٹ اس غرض سے گئے ہیں کہ کچھ کما کر لائیں۔ آپنے وہاں ایک ہندوستانی محلہ قائم کیا ہے جس میں بھی ہندوستانی بازیگر مختلف موسیقیاں کرتماشہ دکھلائینگے۔ پنڈت صاحب اور ان کے دوست یہاں ستی سادوگر۔ سپیرے۔ رقاص۔ گویئے۔ باورچی۔ پہلوان اور چند دیگر پیشہ وروں کو ہزار ہا روپیہ خرچ کرکے اپنے ساتھ لیگئے ہیں بڑا مزا ہوگا جبکہ نمائش گاہ کے ایک گوشہ میں ڈگڈگی بجیگی اور میاں انیٹھا سنگھ دبندہ بزنخشن سوار ہونگے۔ پیرس والوں نے یہ نظارہ کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ ادھر پہلوان کشتی کے داؤں پیچ دکھلائینگے۔ گلابجامن۔ اور قلاقند اور انواع واقسام کی مٹھائیاں تھالوں میں لگی ہونگی اور فرنچ شوقینوں کی رال ٹپکے گی کیونکہ وہ کہلیکے بہت شوقین ہیں تخمینہ کیا گیا ہے کہ چار کروڑ آدمی نمائش دیکھنے آئینگے۔ اگر ان میں سے ایک فی صدی بھی ہندوستانی نمائشگاہ میں سیر کیلئے آئے تو یہ تمام سرمایہ اور محنت ٹھکانے لگ جائیگی۔ اور پنڈت موتی لال زر و مال سے مالا مال ہو کر آئینگے۔

اعزاز سے انکار۔ ٹائمز آف انڈیا راوی ہے کہ مسٹر مالاباری اڈیٹر انڈین سپکٹیٹر نے ملاقاتی تمغہ قیصرہ ہند قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ چہارشنبہ گذشتہ کو حضور وائسرائے نے مسٹر مالاباری کو پیام مبارکباد ارسال کیا تھا کہ حضور ملکہ معظمہ نے آپ کو ملاقاتی تمغہ بصلہ خدمات قحط عطا فرمایا مگر مسٹر مالاباری نے جو ایک نہایت عالی دماغ اور مذہبی خیال کے آدمی ہے ہز ایکسلینسی کا اس عزت افزائی کے لئے شکریہ ادا کیا اور جواب میں لکھا کہ حضور قیصرہ ہند کو اس قیمتی تحفہ سے مستفید ہونا میرے لئے مشکل ہے کیونکہ بوجہ مذہبی اصول اسکے قبول کرنے سے قاصر ہوں یعنی جس بنا کام کا دنیا میں صلہ ملجائے آخرت میں اس کا ثواب باقی نہیں رہتا۔

چھڑنے والی ہے۔ واشنگٹن میں خبر پہنچی ہے کہ جاپان کے تمام بندرگاہوں پر نارپیڈو لگائے گئے ہیں۔ بدین خیال کہ روس سے عنقریب جنگ کرنی ہوگی۔ ساحل محفوظ رہیں۔ یہ جنگ اب رکتی نظر نہیں آتی۔

مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار کو انکے چند نہایت عزیز دوستوں نے بتاریخ ۲۵ مئی اسلامیہ کالج ہال میں بوداعی پارٹی دی جسمیں صرف انکے سوا سوا صوفائی دوست احباب کو مدعو کیا گیا کیونکہ مولوی صاحب ممدوح ذاتی تفاخر و نمود کو ایسا بڑا سمجھتے ہیں کہ اگر انکو پہلے سے اطلاع ہوتی تو شاید اس مختصر سی بات کی بھی کبھی اجازت نہ دیتے۔ شیخ عبدالقادر صاحب بی اے اور چند دیگر احباب نے اس موقعہ پر مولوی صاحب کو انکی صاف اور خوبی دلکش خدمات کی ایک مناسب موقعہ تقریر میں توضیح کی چند نامی شعرا نے یہی مضمون نظم میں ادا کیا۔ مولوی صاحب موصوف نے مناسب الفاظ میں اپنے دوستوں کی اس نوازش کا شکریہ ادا کیا۔ لاہور سے وہ دوپہر کے ۱۲ بجے ۷ مئی کو روانہ ہو کر اسٹیشن پر سعزیزین کا ایک جم غفیر مشایعت کرنے موجود تھا۔ چند دوست امرتسر تک چھوڑنے آئے۔ یہاں کے بھی اکثر رفقا مولوی صاحب کی مشایعت کیلئے سٹیشن پر گئے اور یقین ہے کہ بمبئی تک ہر ہر سٹیشن پر اس قومی خادم کا ایسا ہی پرتپاک سے مشایعت کیگئی ہوگی۔ وہ یکم جون کو جہاز پر سوار ہو گئے ہونگے۔ وہ سیدھے آسٹریا کے بندرگاہ ٹریسٹ کو گئے ہیں فرانس کی وجہ سے پہلے سفر جاپان کا عزم بلندی کرنا پڑا۔

افریقہ کے وسطی حصہ میں جھیل البرٹ کے قریب ایک انگریز سیاح نے حال میں چند ایسے آدمی دیکھے جو ان حبشیوں کے بین بین تھے جو **حبشہ** کے مغربی شمالی میں نگری حروف کو رواج کرنے کی غرض ظاہر کرنیکے لئے ابھی برابر جا بجا جلسے ہو رہے ہیں کالینہ صاحبان بالعموم اور کئی دیگر ہند و صاحبان بھی مسلمانوں سے اتفاق رائے رکھنے میں پچھلے ہفتہ لاہور میں ایک جلسہ ہوا جسکی طرف سے سوریل بھی غالباً سر میکڈانل کو ملنے میں ہوچکا ہوگا۔ گریم جون کے پاڈنیر میں جو رائے اس تحریک اور حکم کے متعلق ظاہر کیگئی ہے اگر اسے سرکاری عہدہ کا آدمی سمجھا جائے تو کم از کم نواب سر میکڈانل سے تسلیم حکم کی ایسی بیجا ہی توہم سمجھنی چاہیے۔ پاڈنیر اس نئے تعلق کو چنداں پسند نہیں کرتا۔ بلکہ اسے مسلمانوں کو حق میں کچھ ایسا مضر بھی نہیں سمجھتا۔ پہلے قطعاً ناپسندیدگی ظاہر کرنیکے بعد اب اوسکی رائے میں اسقدر تغیر ہو جانا تشفی بخش نہیں ہو سکتا۔ غریق ثانی نہ ہی کاری حکم کی تائید اور اسپر اظہار شکریہ و مسرت کے جلسے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

خلیج فارس کے جزیرہ قشم مقبوضہ ایران میں ۳۰ اپریل سے ۱۹ مئی تک طاعون سے ۱۲ اشخاص فوت ہوئے۔

کل ہندوستان میں پچھلے ہفتہ تقریباً ۵ بجے شام گھٹا گھنگھور گھٹا اور بجلی کی چمک کے ساتھ موسلا دھار مینہ برسا۔ اس موسم کی نسبت مشرقی افریقہ سے جو اخبار مخزن وصول ہوا ہے اسمیں مختلف خبریں ہیں۔ جزیرہ مشلیز کی خبر ہے کہ ہوا کافی تیز نہیں رہتی بجز سوا لیکے برعکس خبر ملی ہے۔ لنکا میں موسمی بارش شروع ہوگئی ہے پچھلے ہفتہ صوبہ بمبئی کے اکثر اضلاع میں بھی کم و بیش متفرق بارش ہوئی۔ عام خیال ہے کہ کوہ ہمالیہ اور دیگر سرحدی پہاڑوں پر اپریل تک برف کا پڑنا شمال مغربی ہند کیلئے اچھا نہ ہوگا۔ ان پہاڑوں کی خشک و سرد ہوائیں اپنی ہمراہ موسمی ہوا کی رطوبت کو جذب کر لیتی رہینگی۔ تاوقتیکہ موسمی ہوائیں مجتمع اور خوب طاقتور ہو کر آنی شروع نہ ہوں بھی کیفیت رہیگی۔ بالفاظ دیگر معمول ہے جسقدر عرصہ بعد تک برف پڑتی رہیگی اور جسقدر عرصہ کیلئے اس علاقہ میں بارش میں توقف پڑنیکا احتمال ہے۔ ولایت میں قحط زدگان کیلئے چالیس لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

میگزین رائفل سے دیسی فوج کی نشانہ اندازی میں بھی کامل تر ہو جائیگی اسکا عملی تجربہ ہو چکا ہے اور دیسی فوج کو اس رائفل کے دیئے جانے کے ساتھ ہی رائفلوں کی چوری کو انسداد کا انتظام نہایت توجہ سے سوچا جا رہا ہے۔

روس نے سائبیریا اور ہانچوریا کو ریل بنانیکا ارادہ عنقریب کر کے جھیل بیکال کے مشرق مشرق دشت گوبی میں سے یکن تک ریل بنانیکا کام شروع کر دی ہے۔ یہ ریل راستہ میں پہاڑ بکثرت تھے نیز ہانچوریا کا حصہ ساحل کے قریب ہونیکی وجہ سے محفوظ نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔ اسکے برخلاف نئی لائن بالکل ہموار علاقہ میں سے امداد کی زد سے ہزاروں میل کی مسافت پر گذریگی۔ انگلستان صرف ہانچوریا کو مدنظر رکھکر عہد کر چکا ہے کہ نیو اچین سے یہ کہ روس جو چاہے کرے۔ اوسے صحرا گوبیا یا اس نئی ریل نے کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ مگر اب کسی طرح معترض نہیں ہو سکتا۔ دیوا چین کے بیکن صرف قیس چالیس میل تھا اور کئی ہزار میل لمبی لائن کو تیار ہو جانے پر صرف اسقدر شکری پر اعتراض کرنا محض طفلانہ حرکت ہوگی۔

محرم کے موقعہ پر افسوس ایک اور جگہ بھی سخت فساد ہوا خاص جودہ یورپین مسلمانوں پر بڑی سختی سے حملہ کیا گیا انکو اکثر مکانات پھونک دیئے گئے۔ اور انکی لاشوں سے کئی کنوئیں پٹ گئے۔ اور اب کوشش کیجا رہی ہے کہ مسلمان فریاد بھی نہ کرنے پائیں۔ کیا لارڈ کرزن کے عہد میں بھی بعض مشہور متعصب پادریوں کی سخت ظالمانہ ناہنجاری کا کوئی تدارک نہیں ہوگا۔

وزیرستان کے قریب جوار میں وزیریوں کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں پھر تکلیف دینے لگ گئی ہیں۔ انکا مدعا رائفلیں چرانیکا ہے۔ فوجی چوکیوں کے سپاہیوں کو خوب ہوشیار رہنے کی تاکید کیگئی ہے محسود وزیریوں کے ذمہ مختلف جرائم کی پاداش میں جرمانہ کی مقدار ۳۵ ہزار روپیہ ہو گئی ہے۔ پچھلی دفعہ اس معاملہ کے تصفیہ اور نیز سرحدی چوکیوں کی حفاظت اور باقاعدہ فوج کی واپسی وغیرہ کے متعلق مسائل کے بحقیقہ لیے ۱۲ ہزار محسود ملک سرکاری حکام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس عظیم الشان جرگہ نے التجا کی کہ بیس ہزار روپیہ منجملہ جرمانہ کے نقد اور بقیہ جنس کی صورت میں ابھی لیا جائے۔ اور باقی رقم آہستہ آہستہ انکی خلوص پر جو ہندوستان کو جائیں بھول اگلکر وصول کیجائے۔ اس امر کو سرکار نے منظور کر لیا۔ اسکی ابھی تک تعمیل نہیں ہوئی۔ لیکن قرائن سے پایا جاتا ہے کہ زیادہ توقف نہیں ہوگا۔ اور اکثر دنیوی بزرگوں کے رہنے کو ترجیح دینے لگ گئے ہیں۔ لیکن جب تک ان چھوٹی چھوٹی پورشوں کا انتظام نہ ہو لے۔ غالباً باقاعدہ فوج کو وزیری اور داوڑ سے واپس نہیں بلایا جائیگا۔ بلکہ اگر یہی کیفیت رہی تو شاید سختی تر اور سخت کرنا پڑے

اسلامی خبریں

فہرست زر چندہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے لئے جو دفتر اخبار وکیل میں موصول ہوا

میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۹ء ۳۴۵

محمد عبدالحمید صاحب ڈاکٹر ہسپتال۔ ساکن بڈلاڈہ .. .. عدم

چندن لال صاحب پٹواری ـــــ ؍؍ .. .. .. ۸ ؍

شیرات محمد سقہ ہسپتال ـــ .. .. ؍؍ .. .. ۴ ؍

عبدالقیوم مدرس ـــ .. .. .. ؍؍ .. .. .. عدم

میزان کل ۳۵۷

دجلہ کی پچھلی خطرناک طغیانی کے متعلق بغداد کے سرکاری اخبار نے تیرہویں صدی کو وسط سے کل طغیانیوں کی ایک فہرست شائع کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۲۵۶ ہجری سے ۱۳۱۷ ہجری تک ۱۷ مرتبہ دریا پر سخت طغیانی آئی ہے اور گرد و نواح کا علاقہ تیس چالیس دن سے لیکر چار چار ماہ تک پانی سے گھرا رہا۔ اور ہر طغیانی میں دجلہ و فرات و علاقہ ملحقہ میں ہزاروں مکانات اور جانوں اور لاکھوں روپیہ کا نقصان ہوا مگر افسوس حکومت سنیہ قلت آمدنی کی وجہ سے کوئی کافی انسداد کبھی نہ کر سکی۔ ورنہ اس پانی کو موجب نقصان ہونے کی بجائے لاکھوں ایکڑ بنجر و غیر آباد علاقہ کی سیرابی و زرخیزی کا موجب بنایا جا سکتا تھا پچھلے برس سے ان دونوں دریاؤں سے نہریں کاٹنے کا کام شروع ہو گیا۔ جسے یقین ہے کہ حکومت مکمل کئے بغیر نہ چھوڑیگی

حکومت مراکو کیطرف سے مصر میں نیم سرکاری وکیل کی حیثیت سے مراکشی حجاج کی نگہبانی کو لئے شیخ محمد حلو نام ایک تاجر مامور ہیں خبکا ذکر کئی دفعہ وکیل میں ہو چکا ہے پچھلے دنوں شیخ موصوف نے المویئد اور ایک اور اخبار پر بازالہ حیثیت عرفی کا دعوی کیا جنمیں ہر دو مدعا علیہم کو برخلاف ہر جانہ کی ڈگری معہ خرچ مقدمہ صادر کیگئی۔ اور اخباروں میں حکم عدالت کو شائع کرنیکی ہدایت کی گئی۔ آخر اپریل میں حکومت مصر نے شیخ محمد حلو کو لکھا کہ وہ اونکو دیگر طاقتوں کے قونصلوں اور نمائندوں کیطرح تصور نہیں کر سکتی۔ اور نہ اونسے ویسے انداز سے پیش آسکتی ہے۔ اسپر شیخ موصوف نے اپنی حکومت کو ایک طویل عرضداشت روانہ کر کے قسطنطنیہ میں اپنا سفیر مقرر کرنیکی التجا کی ہے۔ کیونکہ مصر میں وہی طاقت قونصل کہہ سکتی ہے جسکا سفارتی تعلق مصر کے خدیو شاہ سے ہو ورنہ بصورت ثانی یہ درخواست کی ہے کہ اونسے مصر سے واپس چلے جانیکی اجازت دیجائے شیخ علی یوسف مالک المؤید اور ایک اور شخص پر حکومت مصر کی طرف سے بھی ایک مقدمہ باین الزام دائر کیا گیا ہے کہ ان دونوں نے ایک کتابچہ افسانہ کربلا میں شائع کر کے امیر سید ابوالہدی آفندی اور کئی اور اشخاص پر حملے کئے ہیں۔ یہ کتابچہ گمنام شائع کی گئی تھی۔ اور اوپر کسی مطبع کا بھی نام نہیں دیا گیا تھا۔ پولیس نے سراغ لگا کر ان دونوں کو ملزم بنایا۔

قونیہ بغداد ریلوے کی کمیشن معائنہ کنندہ نے بقول رائٹر رپورٹ کی ہے کہ رستہ دشوار گذار اور علاقہ عموماً غیر آباد ہے۔ بنا بریں تعمیر کا خرچ بہت زیادہ اور آمدنی کم ہوگی لیکن چونکہ ترکی حکومت سرمایہ کی مقدار کے مطابق منافع کی ذمہ دار ہوگی اسلئے یقین ہے کہ جو من اجارہ دار اپنے عزم سے دست بردار نہیں ہونگے۔ بعض کا یہ بھی خیال ہے کہ موجودہ مالی مشکلات کو لحاظ سے بالا کر اس ذمہ داری کو ناقابل برداشت دیکھکر شاید اجارہ کو فسوخ ہی کر دے۔ اگر ایسا ہو جائے تو سلطنت اور مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھکر خوشی کا کوئی مقام نہیں ہو سکتا۔ اسلامی سرمایہ اور ترکی محنت اس لائن کو بآسانی بلا امداد غیر تیار کریگی۔

شیخ الاسلام عبداللہ کو بارگاہ سلطانی سے طبقہ عثمانیہ کا نشان درجہ چہارم عبدالقادر آفندی مالک ثمرات الفنون بیروت کو نشان درجہ سوم اور کوبٹ کر حاکم شیخ مبارک الصباح کو جسکے مفصل حالات نسادالاحباء کے دوران میں شائع ہو چکے ہیں میران کا رتبہ اور سید سیف الدین بک داماد سید ابوالہدی آفندی کو رتبہ اول عطا ہوا ہے۔

باشندگان قسطنطنیہ کی صحت کے لئے سلطان المعظم نے موجودہ چشموں کی بجائے "یورپ کا آب شیرین" کے چشموں سے جو شہر سے تقریباً ۲۰ کوس کے فاصلہ پر ہیں تیس ہزار پونڈ کے خرچ سے پانی لانیکا انتظام کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ چنانچہ نل وغیرہ بچھانیکا کام شروع ہو گیا ہے۔ یہ رقم سررشتہ خزانہ سے خرچ کیجائیگی لیکن اسکے کفیل خود سلطان المعظم ہوئے ہیں۔ اور جیب خاص سے یہ روپیہ خزانہ کو ادا کریگی۔ کام شروع کرنے سے پہلے ۱۱ دنبے ذبح کر کے غربا میں تقسیم کر گئے۔

پنجم اردو مجلہ شام سے فوجی اصطلاحی گرامر فنون رموز و عیش طرائق الیس الغرب کی فوج کی تعلیم کیلئے بھیجا گیا ہے۔ ہزار دو سپاہیوں کو اب بالالتزام مختلف صنعتیں سکھائی جاتی ہیں تاکہ ضرورت کے وقت اونکو کیمیکا دست نگر نہ رہنا پڑے۔ اور ہر قسم کی ضروریات صنعتی کا خود تدارک کر سکیں۔ ادھر جو دہ افسر امتحان لینے کو بواس غرض کے بھرتی ہو گئے ہیں کہ وہاں فوجی انجینری۔ تیاری پل اور دیگر بچوں قسم فنون میں کامل مہارت پیدا کریں۔ روانگی سے پہلے ان افسروں کو حسب معمول حضرت جلالت پناہی سے محبت و اخلاص رکھنے اور وفاداری کی طرف لگائی گئی۔

باب عالی نے ممالک محروسہ میں سور کو گوشت کی درآمد کی قطعاً ممانعت کر دی ہے چونکہ یہ زیادہ تر ولایات متحدہ امریکہ سے آتا تھا اس ملک کے سفیر کو بالخصوص اس ممانعت کی اطلاع کیگئی وجہ ممانعت یہ بتائی ہے کہ یہ گوشت صحت عامہ کو مضر ہے۔ امریکن گورنمنٹ اس ممانعت پر بڑے زور سے معترض ہوئی ہے لیکن کامیاب شاید نہ ہو۔

استنبولی حضرات فرماکو فارسی خطوں ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ جیجا و شام ریلوے لائن کی تیاری کو لئے کل میں مستعدی و سرگرمی کا کیسا جوش عظیم موجزن ہو رہا ہے۔ اس سے بڑھکر اونکو اس خبر سے کمال انبساط و مسرت حاصل ہوئی ہوگی کہ محنت و سرمایہ ہی قومی نہیں ہوگا۔ بلکہ کل سامان سلیپر۔ ریلیں۔ گرڈر وغیرہ وغیرہ بھی خاص سلطانی کارخانہ میں تیار ہونگے جنکی تیاری کا کام شروع ہی ہو گیا ہے۔ فولاد اور لوہے کی کانیں ملک میں بافراط موجود ہیں یعنی ان باتوں کو بھی ممالک غیر سے منگانیکی ضرورت نہیں ہوگی۔ اور غالب یقین ہے کہ گاڑیاں اور انجن بھی سلطانی کارخانہ عامرہ میں تیار کئے جائینگے۔ تلغرافی لائن کے لئے جو انجنیر وغیرہ مقرر ہوئے ہیں اونکی تعداد معہ مقدار تنخواہ اس خط میں درج ہو چکی ہے۔ ریلوے لائن کا کام جنرل اسٹاف یعنی صیغہ امکان حرب کے افسروں کی نگرانی میں خاص وطنی انجنیر کرینگے۔ مدرسہ انجنیران کے تیس سند یافتگان کے علاوہ جنکو اپنی کتابی معلومات سے عملی کام لینے کا موقعہ ملیگا۔ صیغہ تعمیرات عامہ کے دو اعلے افسر اور پندرہ سول انجنیر بھی کو کام کے لئے مخصص کئے گئے ہیں کل انجنیر تین حصوں میں تقسیم کئے گئے ہیں اور ہر ایک کی پچاس پچاس پونڈ (۱۲۵۰ روپیہ) ماہوار تنخواہ مقرر کیگئی۔ یہ انجنیر شروع مئی میں قسطنطنیہ سے روانہ ہو گئے ہونگے بقول استنبولی نامہ نگار دمشقی عیش کی ۵۲ ہزار سپاہ لائن کی تیاری کے لئے خاص کیگئی ہے۔ اور امیر ابن الرشید والی نجد بھی ہر طرح کی امداد ملنی کا پختہ یقین ہے۔ اس لائن سے متعلق جملہ حالات آب زر خود اپنی صدارت میں ایک خاص کمیشن قایم کی ہے جسکے نائب صدر انجنیر حسن پاشا وزیر بحریہ ہیں۔ مشیر جواد پاشا سپہ سالار اور دو تلو ناظم پاشا گورنر دمشق ہیں اس کمیشن کے ممبر مقرر کئے گئے ہیں جنکو اپنے صوبجات میں ہر طرح سلطانی کی سریع تعمیل و تکمیل میں سعی مزید کرنیکی تاکید کیگئی ہے۔ بغداد تو نیکی بجوزہ لائن کو راستہ کی نسبت کمیشن کی رپورٹ کا جو خلاصہ مشتہر ہوا ہے وہ اوپر درج ہو چکا ہے۔ رستہ کی مشکلات اور علاقہ عراق کی غیر آبادی کو اگرچہ کفایت منافع کی موجودگی کیوجہ سے اجارہ دار دست بردار ہونیکے لئے کافی وجہ نہیں سمجھا گیا لیکن اس سے بھی یہ امید کرنیکی کسی قدر گنجائش ہو گئی ہے کہ شاید جو من اجارہ کو ترک کر دیں اور بطرح سلطان المعظم کو بہ بخایت مفید و ضروری لائن بھی فوجی محنت اور اپنے ملکی یا ذاتی یا قومی سرمایہ سے بنانیکا موقعہ ملیگا جو ملک کی صنعت و تحول و خوشحالی اور ترقی کے لئے آب حیات کا حکم رکھیگا۔ جو سنون ایسی مستقل مزاج قوم سے دست بردار ہو جانیکی گو بمشکل امید کیجا سکتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی خیال پیدا ہوتا ہے کہ شاید سلطان المعظم نے روس وغیرہ کے مطالبات سے تنگ آکر قیصر کو روس کے لئے کوئی وجہ مطالبہ نہ رہنے دینے کیلئے

اجارہ کے ترک کرنے کا ایما کر دیا ہو۔ اور یہہ رپورٹ دست برداری کو لئے راستہ صاف کر دینے کے مشہور کیگئی ہو کیونکہ اس پورٹ ہو پھلے کل مخالف و موافق مجوزہ لائین کی از حد عالی فایدہ مندی اور علاقہ کے حصہ کثیر کی کمال موزونیت کو قایل تھے۔ اب یہہ صدا مخالف خالی از علت نہیں معلوم ہوتی۔

قحط زدگان ہندوستان کی امداد کو لئے حالات آب سلطان المعظم نے سرکاری ملازموں کو بھی شریک ہونیکا ایما فرمایا ہو۔ اور صوبجات عراق و شام کو گورنروں کو غلہ کی خریداری اور روانگی کو لئے تاکیدی حکم بھیجے گئے ہیں تلغرافی لائین کو لئے اہالی و مشق کو پیش کردہ بیس ہزار لیرہ سونوں کو علاوہ اہالی بیروت نے بھی تین ہزار لیرہ سونے بھیجے ہیں۔ سلطان المعظم نے اس خیرت و حمیت کا شکریہ ادا کر کے ان سونوں کو براہ سمندر بمبئی بھیجنے کا حکم صادر فرمایا ہے کیونکہ یہہ سلسلہ حجاز ریل تک بھی وسیع کیا جائیگا۔ ریل اور تار دونوں کا کام ایک ہی وقت کہی ہو تعون سے شروع ہو گا

بحری اصلاح و درستی کا کام بھی آہستہ آہستہ پوری گرمی و توجہ سے شروع ہو گیا۔ ترکی جرائد اس خبر کی تصدیق کر دی ہو کہ ایک جنبی ملک میں ایک دو جہ کروزند جہاز کی تیاری کا حکم صادر ہو گیا ہو جرمنی کے قصبہ کیل کے کارخانہ کو تار پیڈو کشتیوں کی تیاری کا کام سپرد ہوا ہے جس پاشا اور کئی دیگر بحری افسروں کی ماتحت کمیشن حال میں قایم کیگئی ہو جسے فقط مقدمہ خیر اور عثمانیہ جہازات کی ترمیم و اصلاح کی تجاویز تیار کرنیکا نہیں بلکہ کل آہن پوش جہازات کی تمام بیڑہ کی درستی۔ اصلاح و ترتیب اور آزادی کے انتظام کرنیکا بھی کام سپرد کیا گیا ہے جہازات مسعودیہ اور آثار توفیق کی مرمت قریب الاختتام ہو موجودہ بیڑہ کی آٹھ جہازوں کو سامان حرب کی تبدیلی کا سردست فیصلہ ہوا ہے۔ ہمانیہ جدید ترین نمونہ صناعت کی کرپ توپیں چڑھائی جائینگی عثمانیہ اور مقدمہ عزیزیہ محمودیہ درجہ اول کے اور مقدمہ خیر عون اللہ فتح بلند و حسین ظفر دوسری درجہ کی جنگی جہاز بنائے جائینگے۔

دریائے فرات میں اس سال معمول سے بہت زیادہ طغیانی آئی کہ اوسکا پانی پندرہ فیٹ چڑھ گیا اور کئی دن تک اس سطح پر رہا۔ اس سے گو کنارہ کو کئی شہروں کو نقصان پہونچا مگر ساتھ ہی یہہ فایدہ بھی ہوا کہ دریا کی گذرگاہ میں جہازرانی کیلئے جسقدر رکاوٹیں تھیں وہ سب دور ہو گئیں۔ دجلہ و فرات سے جو دو بڑی نہریں نکالی جا رہی ہیں۔ جسوقت وہ مکمل ہو گئیں تو ان نقصانات کا ہمیشہ کے لئے انسداد ہو جاویگا۔

امیر صاحب کے ورود باش مسٹر فریک ماریٹن کا نام اوس گفتگو کو مشہور ہو جسے جو پچھلے دنوں انکی اور امیر صاحب کے درمیان ہوئی تھی کل دنیا میں مشہور ہو چکا ہے اونکی بیوی حال میں کابل سے واپس آئی ہے۔ اور آجکل سملہ میں مقیم ہے لیڈی ڈاکٹر مسز ڈالی ہیں جو ڈاکٹر مس ہملٹن کی جگہ کابل گئی تھی مسز ماریٹن کو ساتھ آئی ہو۔ پچھلے برس ان دونوں کو علاوہ شاید ایک اور یورپین لیڈی بھی کابل میں دیکھی جاتی۔ امیر صاحب کے کارخانہ کا ایک جرمن الخبر رخصت لیکر شادی کرنیکی غرض سے یورپ گیا ہو۔ یہہ لیڈی اوسکی بیوی ہونگی مسز ماریٹن نے اپنے سفر اور امیر صاحب کی پرائیویٹ لائف کے متعلق جسقدر حالات بیان کئے ہیں وہ سخت دلچسپ ہیں۔ کابل کو جو سڑکیں جاتی ہیں وہ سخت و خشت انگریزی کابل جنگ کے ایک طرف امیر صاحب سے اجازت لیکر اور دوسری طرف سرحد کو عبور کرنیکی اجازت انگریزی گورنمنٹ سے حاصل کرنا ضروری ہو۔ مسز ماریٹن نے ان سڑکوں پر تخت رواں میں سفر کیا۔ جاتی دفعہ لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو پہنچان سپاہیوں کی خونخوار شکلیں دیکھکر بہت خوف آیا لیکن بعد میں جبکہ انکی خوبیوں سے واقف ہو گئیں تو اونکو ہندوستان کے دیسی سپاہیوں پر ترجیح دینے لگ گئیں۔ اور لوہنر ایسا انعماد ہو گیا کہ واپسی کے وقت جب وہ خیبر کے دہانہ پر افغان سپاہی خیبر رائفل کے سکورٹ کو چاہ دیکر رخصت ہوئی۔ تو وہ آخر الذکر کو دیکھکر کسقدر ہر دم روہی تھیں راستہ میں تمام سرداران قبائل میم صاحبہ کو ساتھ بڑے ادب و احترام سے پیش آئے اونکو امیر صاحب کی طرف سے تاکید کا حکم نافذ ہو چکے تھے۔ بطور مثال وہ ایک واقعہ کا ذکر کرتی ہیں جب اونکی جماعت خان ثاکہ کے علاقہ میں داخل ہوئی۔ تو وہ خضابی پوشاک پہنے ہوئے تخت رواں کے پاس آیا۔ اور مودبانہ سلام کر کے کہا آپ یہاں قیام فرماویں۔ میم صاحبہ نے جنکے ساتھ اونکا خورد سال لڑکا ہی ہوا تھا جواب دیا۔ میں ٹھہرنا نہیں چاہتی آگے جاؤنگی۔ خان نے خفہ ہو کر کہا دیگر امیر صاحب کا حکم ہو کہ آپ یہاں ٹھہریں۔ درہ بنا ہی۔ اور آپکا اسکورٹ ساتھ نہیں جا سکتا۔ اگر آپکو کچھ صدمہ پہونچا تو میرا ضرور احاطہ ہی۔ امیر صاحب نے مجھ کو آپکی سلامتی کا ذمہ دار ٹھہرایا ہی۔ آپ نہ جائیں۔ لاچار انہی ٹھہر گئے دیکھکر میم صاحبہ ٹھہر گئیں اور درہ کی کھلی جگہ میں قیام کیا میم صاحبہ جب کابل روانہ ہوئیں امیر صاحب بالکل تندرست تھے البتہ نظر کمزور ہو چلی پھر نہیں سکتے تھے۔ یہہ شکایت نئی نہیں کئی برس سے ہو۔ مسز ماریٹن نے اونکے لئے ایک کرسی بنادی ہو۔ وہ اوسپر بیٹھے ہوئے نقل و حرکت کرتے ہیں مسز ماریٹن گو انجینیر ہیں۔ مگر کرسیوں سے لیکر ہر دو بار و یکہ ہر قسم کی چیز تیار کرانا اونکا کام ہو۔ وہ سارا دن کا کام وہیں بیٹھکر کرتے ہیں۔

آمیر صاحب جدید کسی اخبار میں اپنی وفات کی خبر پڑھتے ہیں تو سخت رنجیدہ ہوتے ہیں۔ اونکی پاس تمام مشہور انگریزی روسی اور جرمن اخبار جاتے ہیں ہمارے مراسلوں کو حالات معلوم کرنیکا اونکو بڑا شوق ہی تار جبریں روزانہ ہرکاروں کو ذریعہ پشاور سے بھیجی جاتی ہیں۔ بقول میم صاحبہ اونکی خوبصورتی میں ابتک کچھ فرق نہیں آیا وہ یورپین پوشاک پہنتے ہیں مگر اپنے اخلاق کو مطابق بیٹھے بلنگ پر ہیں ملاقات کا کمرہ یورپین فیشن کو مطابق آراستہ ہو۔ اور اوسمیں ہر وقت خوشنما پھولوں کے گلدستے رکھے رہتے ہیں۔ امیر صاحب نہایت خوش اخلاق ہیں۔ اور تمام انگریزوں سے جو کابل میں ہیں بڑی شفقت کو ساتھ پیش آتے ہیں۔ اور اونکے آرام و آسایش میں حتالوسع ساعی رہتے ہیں۔ امیر صاحب کیطرح اونکی رعایا بھی انگریزوں سے محبت پیش آتی ہو۔ میم صاحبہ کابل نہیں تو اونکو علاوہ چار اور یورپین وہاں تھی۔ وہ جس مکان میں رہتی تھیں اوسپر ہر وقت پندرہ سپاہیوں کا پہرہ رہتا تھا۔ اور امیر صاحب کا حکم ہو کہ کوئی مکین محافظ سپاہیوں کے بغیر باہر نہ نکلے۔

ابرانی اخبار ناصری رقمطراز ہو کہ والاحضرت امیر عبدالرحمن خان نے سرحد ہندوستان و افغانستان کے قبایل سے ایک فوج تیار کر کے کابل منگوائی ہو جسکو وہاں فوجی تعلیم و تربیت سے آراستہ کیا جائیگا۔ اسی اخبار کا بیان ہو کہ امیر صاحب دو مہینے کوہستان میں مشغول صید و شکار رہے لیکن اصلی مقصد شکار نہ تھا۔ وہ چند انگریز کو لیکر جو حال میں یورپ سے منگوائے گئے تھے پہاڑوں میں معادن کی تلاش کرتے رہے۔ اونہوں نے اندنوں میں ملک کی اندرونی تجارت کو فروغ مزید دلانیکے لئے کئی نئے احکام جاری کئے ہیں چنانچہ تاکیدی حکم نافذ ہوا ہو کہ ہندوستان سے ایک توله بھی نمک ملک میں داخل نہو۔ امیر و غریب اپنے ملک کے نمک پر قناعت کریں۔

سر الشمیڈ بارکٹ کو سالونیکا اور سمرنا میں جو کہربائی روشنی کرتا اور نیز آخر الذکر میں ٹرامویز انیکا اجرا حاصل ہوا تھا اونکی نہیں کیلئے سر موصوف کمپنی قائم کرینمیں کامیاب ہو گئے ہیں اس کمپنی کا صدر مقام قسطنطنیہ میں ہوگا۔ اور ڈائرکٹروں میں سے چار عثمانی رعایا دو مسلمان اور دو عیسائی ہونگے۔ ایڈریانوپل میں برقی ٹرمویز جاری کرنیکا اجازہ بابعالی عارف پاشا کو عطا کر دیا ہے بڑی خوشی اس بات سے ہو کہ گام سرمایہ مطلقاً عثمانی شہریوں سے جمع ہو گیا ہو اجنبیوں کا ایک کوڑی نہیں۔

باطوم سے شروع مئی میں سامان مہاجرین کی تعداد کثیر قسطنطنیہ وارد ہوئی۔

بابعالی یہہ دیکھکر کہ اجنبی ڈاک خانوں کا اشو انا ناممکن ہو ان ڈاکخانوں کی معرفت خطوط بھیجنے والوں کو عثمانیہ رعایا کو لئے قابل سزا جرم قرار دینے کا بقول تایمز عزم کر رہا ہے۔ تازی کی خبر ہو کہ ایسا حکم صادر ہو گیا ہے۔

بلگیر پاکر قصبہ رسچک کے متصل دس دیہات کی باشندوں نے پولیس کے جبر و تنگ آکر بلوہ کر دیا جسمیں کئی دہقان ہلاک ہوئے سرغنہ روسیانا کو بھاگ گئے ہیں۔ تمام علاقہ میں فوجی قانون نافذ کر دیا ہو۔ یہہ ہی مہذب یورپین حکومتوں کا حسب انتظام عام مطعون ہمسایہ سلطنت ترکیہ میں تو بڑی بڑی بغاوتوں کو موقعہ پر ہی کسی ضلع میں فوجی قانون ابتک نافذ نہیں ہوا۔ اور اوہر معمولی سی بات میں پرلیسی جلد بازی سے کام لیا جاتا ہے۔

قیصر جرمنی کے ولی عہد جو تاریخ ۶ مئی بالغ یعنے اٹھارہ برس کا ہوا۔ اوسیدن شاہی محافظ فوج کے لفٹنٹ کی حیثیت سے فوجی حلف شاہی گرد میں لگئی۔ چودہ برس کی عمر تک وہ اپنے والدین کے پاس رہا اور اونکی نگرانی میں مختلف علوم و فنون کی تعلیم حاصل کی بعد ازاں فوجی کالج میں بھیجا گیا مگر اپنے باپ کے برعکس جسکو عام طلبا کیطرح تعلیم دلائی گئی تھی اوسے چند مخصوص لڑکوں کے ساتھ ایک علیحدہ جماعت میں رکھا گیا۔ شاہزادہ خوشرو و خوبسیرت ہونیسوا۔ آزادمنش متین باحیا۔ اور کسی قدر کم سخن بتایا جاتا ہے اور ۹۵ پونڈ

حجاز اور مکہ معظمہ اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کو درمیان جمالت آبائے راہزنوں کی گوشمالی قیام امن اور حجاج بیت اللہ کی حفاظت کیلئے دوامی طور پر متعدد فوجی چوکیاں قایم کر جانیکا حکم صادر فرمایا ہے ہر ایک چوکی میں انداز گو ایک ایک کمپنی رہیگی۔

ترکی صیغہ معارف نے اخراجات سررشتہ کے لئے تمام کتب رسالوں پر بلحاظ نوعیت کتابت تین قسم کا ٹیکس لگانیکا فیصلہ کیا ہے۔ اول درجہ کا ٹیکس پانچ پونڈ کا۔ دوسرا دو پونڈ کا اور تیسرا ایک پونڈ کا ہوگا۔ قانونی ۲

ہار کی خبریں

لندن ۲۵ مئی۔ جنرل ہنٹر نے ہائی ہیٹ پر قابض ہو گئے ہیں۔ اسے مغربی دست کا صدر مقام بنایا جائیگا جنوب سے یہاں تک اور رہوڈیشیا سے بیچوانا لینڈ تک ریلوے لائن درست کر لیگئی ہے۔ لارڈ رابرٹس کی مستعدی حیرت انگیز ہے باوجود اسکے انکی صحت بہت ہی عمدہ ہے۔

لندن ۲۶ مئی۔ لارڈ رابرٹس کا ہراول سالگرہ ملا یعظم کے مبارک مسعود دن کو دیا وال سے عبور کر گیا۔ دریا کے کنارہ کی عادن صحیح سلامت ہیں مادا دنمیں کام جاری ہے۔ دریا سے بجانب جنوب اب دشمن کا نام و نشان نہیں رہ گیا۔ ۲۴۔ سے پہلے پہلے پانچ ہزار بویر دریا سے گذر گئے اور جاتے ہوئے ریلوے کو بالکل توڑ گئے۔ دریا نہوشر پر پاہ سو فری سٹیٹی ٹرانسوالیوں سے علیحدہ ہو گئے۔ فری سٹیٹی بہ تعداد کثیر اطاعت تسلیم کر رہے ہیں۔ انگریزی فوج مغرب کی طرف سے بھی بڑھی آرہی ہے۔ ایک بویر جنرل کا بیان ہے کہ وہ مقام ہابرون پر پھر قابض ہو گیا ہے۔ یہ خبر بالبداہت غلط ہے۔ مسٹر سٹین نے بویروں کو بڑے جوش و خروش کے ساتھ وعظ و نصیحت کر کے کہا کہ لارڈ رابرٹس نے عام معافی کا اعلان منسوخ کر دیا ہے۔ یہ سنکر سینکڑوں فری سٹیٹی جو مذبذب تھے اطاعت کا عزم چھوڑ بیٹھے ہیں۔ انگریز خوف ہو گیا کہ اطاعت مان لینے پر انکو سنیٹ ہلینا بھیجدیا جائیگا۔ ٹرانسوال کے سرکاری انجینیر کانوں کے انہدام کے مخالف تھے۔ اسپر کروگر نے انکو موقوف کر دیا ہے۔ تمام انگریز اسیران جنگ پرٹوریا سے مقام کومائی کو بھیجے جا رہے ہیں میفکنگ میں ایک تو اور کو کل نو جگہ پر پیڈ ہوا۔ جنرل بیڈن پاول جسکو نمایان استقلال کے صلہ میں ۲۰۹۲ سینیر افسروں کو چھوڑ کر نیل سے جرنیل بنایا گیا ہے میدان جنگ نہیں چھوڑنا چاہتا۔ دوست کہتے ہیں تمہاری صحت اچھی نہیں۔ ولایت چلے جایئے۔ وہ جواب مرد جواب دیتا ہے۔ نہیں۔ میں بالکل چاق چوبند ہوں۔ جو بویر میفکنگ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ دس میل کا نب مشرق ہٹ گئے ہیں۔ وہ محاصرہ سے اکتا گئے تھے۔ انکی رائے اپنے کمانڈر سنی مین کی نسبت اچھی نہیں۔ شمال کے شمالی کونہ میں بمقام رای ہڈ ایک ہزار اور بمقام لینگ نیک دو ہزار بویر آمادہ پیکار بتائے جاتے ہیں۔ وہ مجوبہ سے پونگور نا تک نیم دائرہ کی شکل میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور چھ توپیں انکے پاس ہیں۔ باقی بویر فوج ہیڈ برگ کو ہٹی جا رہی ہے۔ جنرل بلر ابھی تک فری سٹیٹ کے جنوبی علاقہ میں بمقام ٹرائل ہے۔ اسکے بالمقابل دو بویر لشکر ہیں جو ڑنا نہیں چاہتے۔ ان سے وہ دو ہزار اور بویر مقیم ہیں ضلع لیڈی برانڈ کی پولیس میں پچاس بسوٹو ہرتی کئے گئے ہیں۔ اس سے وہ بہت خوش ہوئے ہیں۔ لارڈ رابرٹس ۲۹ یا ۳۰ کو دریا وال عبور کر جائینگے۔ لارڈ نفیلڈ دن کا بیان ہے کہ جون میں ۱۱ ہزار اور فوج ولایت سے جنوبی افریقہ بھیجی جائیگی۔ بویر میفکنگ سے دس میل مشرق میں بمقام بول فنٹین اسلئے مورچال تیار کر رہے ہیں کہ انگریزی فوج کو لدہر سے پرٹوریا نہ بڑھنے دیں۔ بویر بتاریخ ۲۳ مئی فکسن برگ اور متصلہ بلندیوں کو (واقع فری سٹیٹ) خالی کر گئے۔ پری ٹوریا کے اکثر معتدر باشندے پریسیڈنٹ کروگر کو اطاعت مان لینے کی صلاح دے رہے ہیں۔ پریسیڈنٹ کا جواب ہے کہ اسکا تصیہ فوجی کمانڈروں کے ہاتھ ہے

۲۷ مئی۔ جنرل فرنچ کل دریا وال سے مجمد کر گئے۔ انگریزی فوج خاص موقعہ پر پہونچکر ریل کے پل کو انہدام سے تقریباً بچا لیا۔ بویر صرف ایک پیل پایہ کو توڑ سکے۔ بویر کمانڈروں کی مجلس نے لڑائی کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ دیوار کاپ کو ہٹ گئے ہیں۔ تمام بناگزینوں کا بیان ہے کہ بویر کانوں کو یقیناً مسمار کر دینگے۔ فری سٹیٹ کے جنوبی علاقہ میں انگریز سواروں نے ڈیڑھ سو بویر مع دس چھکڑوں کے جنپر غلہ تھا پکڑے۔ لینگ نیک اور رای ہیڈ کے بویروں کو بہت کمک پہونچی ہے۔ پریسیڈنٹ کروگر اطاعت قبول کرنیکے مسئلہ پر غور کر رہا ہے۔

۲۸ مئی لارڈ رابرٹس، ۲ کو وال سے عبور کر کے شمالی کنارہ پر خیمہ زن ہوئے۔ فوجیں بروقت پہونچنے کے ہی

طغیانی دریا کے دونوں کناروں کی کانیں تباہی سے محفوظ رہیں۔ صرف چار آدمی ہلاک ہوئے۔ جنرل نڈل فری سٹیٹ کے مشرقی علاقہ میں بڑھا جا رہا ہے۔ ۲۰۔ کو مقام سنی کال پر قبضہ کیا اب وہ اب اور جنرل کے ساتھ ٹرانسوال اور جنرل بانسی بشر فلاٹ سے اور جنرل برابانٹ فکسبرگ سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ پہلے دس دنوں میں دو سو بویروں نے اطاعت تسلیم کی۔ ہلبرٹون پر انواقع پر قابض ہو گئے ہیں۔ لارڈ رابرٹس نے وہاں سے عارضی طور پر فوج واپس منگوالی تھی۔ ۲۴ مئی کو پوری فوج کی روانگی پر وہ مقام لنڈلی پر بھی پھر قابض ہو گئے۔ دریا کاپ جہاں بویر قلب لشکر مقیم ہے جوہانزبرگ سے صرف بیس میل ہے

۲۹ مئی۔ لارڈ رابرٹس ہیلی سمتھ ٹرک کے ۲۰ کی شام کو کاپ کے کنارہ پر پہونچ گئے۔ دشمن نے مقابلہ کیلئے جو موچہ بندی تیار کیے تھے انکو یکے بعد دیگرے خالی کرتا گیا۔ ہم اس تندی سے بڑھے کہ بویر بالکل توپیں (باقی پر حاشیہ) روانہ ہوتے ہی تھے کہ ہمارے سوار اسٹیشن میں داخل ہو گئے۔ جنرل فرنچ اور ہاشن بجانب لیڈی دس میل کے فاصلہ پر دشمن سے مشغول پیکار ہیں۔ فری سٹیٹ آج باضابطہ سلطنت انگلشیہ میں ملحق کر لیا گیا ہے۔ انگریزی فوج کے مغربی دستہ کا ایکدم مقام زیرسٹ پر اجہاں ہمارا افریقی نامنگار عبدالحمید ہاشم کاروبار کرتا تھا۔ وکیل قابض ہو گیا ہے۔ اور دوسرا کالم لیچن برگ کو بڑھا جاتا ہے۔ پریسیڈنٹ کروگر نے حکم دیا ہے کہ تمام بویر جن جن وعدوں کو توڑ کر گنا ہونکی معافی اور ظالموں کے پنجہ سے نجات دلوانے کے لیے بارگاہ الٰہی میں التجا کریں۔ لارڈ رابرٹس کاپ دریا کو عبور کر کے خفیف مزاحمت کے بعد بمقام جرمسٹن پہونچ گئے۔ دشمن کو اسکے کل پہونچنے کی توقع تھی۔ اسلئے وہ ریلوے سامان کو نہ جلا سکا۔ اس مقام میں جوہانزبرگ۔ نٹال۔ پری ٹوریا اور کمبرلی کس دارب کی ریلوے لائنیں ملتی ہیں۔ لارڈ ممدوح کل فوج کل جوہانزبرگ میں داخل ہو جائیں گے۔

۳۰ مئی۔ جنرل بلر کے توپخانہ نے کل صبح بویر موچوں پر سخت گولہ باری کی۔ بویر پرتگالی سرحد کے متصل مقام کوماتی پورٹ کو ڈیلیگوا الاین کی حفاظت کے عزم سے مورچہ بند کر رہے ہیں۔ ٹائمز لارڈ رابرٹس کو مشورہ دیتا ہے کہ وہ سوار فوج بھیجکر اس راستہ کو مسدود کر دیں تاکہ کروگر ڈیلیگوا کو نہ بھاگ سکے۔ لارڈ رابرٹس اگر سرعت و تحمل سے کام نہ لینگے تو جوہانزبرگ بالکل برباد ہو جاتا۔ بویر چاروں طرف کئی میلوں تک کل علاقہ کو آگ لگا گئے۔ عورتوں اور بچوں کو پری ٹوریا چلے جانیکا حکم دیدیا۔ اور غارتگری کا کوئی حد و حساب نہ تھا۔ حکومت حفاظت سے دست بردار ہو گئی جیسپر اجنبی جوق در جوق پری ٹوریا کو بھاگ گئے۔ ٹرانسوال نے ظاہر کیا کہ وہ معادن کی حفاظت کریگی۔ جنرل بوتھا کو جب معلوم ہوا کہ معادن کو اڑانیکا فیصلہ کیا گیا ہے تو وہ فوراً پرٹوریا پہونچا اور کروگر کو ملکر کہا ہم دشمنی نہیں ہیں کہ ایسی حرکت کریں۔ اگر تمنے یہ حکم واپس لیا تو میں اپنی فوج لیجا کر معادن کو تباہی سے بچاؤنگا۔ عام خیال ہے کہ بویر پری ٹوریا میں بھی مقابلہ نہ کرینگے۔ انکی توپیں کثرت استعمال سے ناکارہ ہو گئی ہیں۔ فوج بہت کم رہگئی ہے۔ اور جو ہے وہ بھی بیحوصلہ ہو رہی ہے۔ اور اس وسیع دائرہ کی حفاظت کیلئے جسمیں قلعے ہیں بالکل ناکافی و ناقابل ہے

۳۱ مئی۔ کو جنرل بلر کا دشمن سے مقابلہ ہوا۔ ۳۰ کو جنرل ہلڈیارڈ مقام یوسٹرکٹ پر قابض ہو گیا۔ غنیم بہت شکست دل ہو رہا ہے۔ پرتگالی حکومت نے فوج کو ٹرانسوالی سرحد کیطرف جانے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ پرتگالی جہاز ہی ڈیلیگوا میں جمع ہو رہے ہیں۔ ریلوے لائن پر اسباب کی آمد و رفت روکدیگئی ہے۔ بویروں کا ایک لشکر کمانی پورٹ پہونچگیا ہے۔ **اشانتی**۔ باغیوں نے کمکی دستہ کو ماسی کے قریب پسپا کر دیا ہے۔ ایک انگریز لفٹنٹ اور کئی دیسی سپاہی قتل ہوئے۔ گارڈ سالسبری نے ایک تقریر میں بیان کیا۔ یہ بالکل غلط ہے کہ ہمنے وعدہ کیا تھا کہ جنوبی افریقہ میں ہم کوئی نیا علاقہ ملحق نہیں کریں گے۔ ہمیں ملکہ معظمہ کی رعایا کو مصائب سے بچانے کے لئے لڑائی کرنی پڑی۔ اور آئندہ کیلئے ان کا ہمکان باقی نہ چھوڑنے کے لیے ہی ہمنے سخت نقصانات برداشت کرتا گوارا کیا۔ آئندہ کیلئے ہماری وہی پالیسی ہوگی۔ جو ہمیشہ سے انگلستان کی اپنی آبادیوں کے متعلق چلی آئی ہے۔ ہمنے محبت صلح و اتحاد کی۔ (۱۳ مئی) عام یقین ہے کہ پری ٹوریا پر بلا مزاحمت قبضہ ہو جائیگا۔ انگریزی ہراول اسکے نصف راہ میں پہونچگیا ہے۔ کروگر مقام واٹر وال بوون کو بھاگ گیا ہے۔ انگریزی افسر جوہانزبرگ جاکر اوسکی حوالگی کی شرائط طے کر رہے ہیں۔ اخبارات کی رائے میں لڑائی کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ کروگر غالباً ڈیلیگوا کو بھاگ گیا ہے۔ پرٹوریا کے ارد گرد کے تمعونسے بویروں کو رخصت کر دیا گیا ہے۔ انگریزی فوجیں بمقام ہارٹی پہونچکر پرٹوریا اور ڈیلیگوا کی ریلوے لائن کو منقطع کر دیا ہے۔ مگر کروگر اس سے پیشتر جا چکا تھا۔ انگریزی اسیر مقام وارڈ وال ہرن میں

روز بازار پریس امرتسر باہتمام منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے چھپا